



علم النحو و عکسہ

مع ترکیب امثلہ

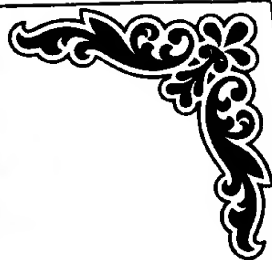
مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد چغتائی



ناشر

مدیری کتب خانہ آرم باغ کراچی



علم النحو و عکسہ



مؤلفہ
مولانا مشتاق احمد چٹھاوی



مکتبہ خالد بن ولیدؓ
بالتقابل مین گیٹ جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی
موبائل : 0321-2657274

فاشر

مدیری کتب خانہ آرم باغ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى سَائِلِ الْكَرِيْمِ ط

علم نحو کی تعریف :- عربی کا علم خود علم ہے کہ جس میں اسم فعل و صرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے۔ مثلاً زید۔ دار۔ دخل۔ فی۔ یہ چار کلمے ہیں۔ اب ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

موضوع لہ اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

فصل ۱۔ کلمہ و کلام

جوبات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ اگر بامعنی ہے تو اس کا نام موضوع ہے اور اگر بے معنی ہے تو مہمل۔

عربی زبان میں لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب۔
مفرد۔ اس کیلئے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔
کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، صرف،

اسم، وہ کلمہ ہے جس کے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ۔ عِلْمٌ۔ مِفْتَاحٌ۔
اسم کی تین قسمیں ہیں: جامد۔ مصدر۔ مشتق۔

جامد، وہ اسم ہے کہ جو نہ آپ کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا ہو جیسے رَجُلٌ۔ فَدْسٌ۔ وغیرہ۔

مصدر، وہ اسم ہے کہ جو آپ تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں جیسے نَصْر۔ ضَرْب۔ وغیرہ۔

مشتق، وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔ جیسے ضَرْب سے ضارب۔ نَصْر سے ناصِر۔

فعل، وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع، امر، منی۔ ان کی تعریفیں صرف میں بیان ہو چکیں۔ صرف، وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں جیسے مَنُ، فِی کہ جب تک ان صرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا ان سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا جیسے خَرَجَ زَيْدٌ مِنَ الدَّارِ۔ دَخَلَ عَمْرُوٌ فِي الْمَسْجِدِ۔

صرف کی دو قسمیں ہیں۔ عامل۔ غیر عامل۔ مُرَكَّب، وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے، اس کی دو قسمیں ہیں۔ مُفِيد۔ غیر مفید۔

مُرَكَّب مُفِيد، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہ چکے تو سننے والے کو گذشتہ واقع کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اِیَّتِ بِالْمَاءِ (پانی لا) پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے۔ مُرَكَّب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے: جملہ اسمیہ۔ جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو۔ اور دوسرا حصہ خواہ اسم

ہو یا فعل جیسے زَيْدٌ عَلِمَ اور ضَايِدٌ عَلِمَ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اور ان کا پہلا حصہ مُسند الیہ ہے جس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مُسند ہے جس کو خبر کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں ہے۔ ہوں۔ ہو۔ آتا ہے۔

جملہ فعلیہ، وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل ہو اور دوسرا حصہ فاعل جیسے عَلِمَ زَيْدٌ۔ سَمِعَ بَكْرٌ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور ان کا پہلا حصہ مُسند ہے جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا حصہ مُسند الیہ ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

مُسند الیہ، وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے۔ اور اس کو مبتدا اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مُسند، وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں اور اس کو خبر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم مُسند اور مُسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، جیسے زَيْدٌ عَلِمَ کہ اس میں زَيْدٌ اور عالمٌ دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے زید مُسند الیہ اور عالم مُسند ہوا۔

فعل مُسند ہوتا ہے مُسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے عَلِمَ اور عَلِمَ زَيْدٌ ان دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے عَلِمَ مُسند ہوا اور زَيْدٌ مُسند الیہ۔ اور حرف مُسند ہوتا ہے نہ مُسند الیہ۔

ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے۔ زَيْدٌ مُبتدا عَلِمَ خبر۔ مُبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: عَلِمَ فعل زَيْدٌ فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

الطَّعَامُ حَاضِرٌ الْمَاءُ بَارِدٌ الْإِنْسَانُ حَاكِمٌ جَلَسَ زَيْدٌ
 ذَهَبَ عَمْرُو شَرِبَتْ هِنْدُ أَكَلَ خَالِدٌ نَصَرَ بَكْرٌ
 جملہ انشائیہ، وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ
 انشاء کے معنی ہیں ایک چیز کا پیدا کرنا اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا
 ہے سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ جیسے اخبر ب یعنی ضرب کو پیدا کر۔
 جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں!

① امر جیسے اخبر ب (تو مار)

② نہی جیسے لا تخبر ب (مت مار)

③ استفہام جیسے هل ضرب زيد (کیا زید نے مارا؟)

④ تمنی جیسے لیت زيد احاضر (کاش زید حاضر ہوتا)

⑤ ترجی جیسے لعل عمر و اغائب (امید ہے کہ عمر غائب ہووے)

⑥ عقود یعنی معاملات جیسے بعث و اشتريت (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

⑦ ندا جیسے یا اللہ (اے اللہ)

⑧ عرض جیسے الّا تا تبتنی فأعطيك دیناراً (تو میرے پاس کیوں نہیں لے تا کہ تجھ کو انتر فی دوں)

⑨ قسم جیسے واللہ لأخربن زيداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور مار دوں گا)

⑩ تعجب جیسے ما أحسنه (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا) أحسن بہ (وہ کس قدر

۱۔ واضح ہو کہ بعث و اشتريت اہل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں۔ لیکن جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور
 مشتری بعث و اشتريت کہیں تو خبر نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لئے اس قسم کو
 انشاء بصورت خبر کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خرید و فروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بعثت ألفرس
 اشتريت الكتاب تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔ ۲۔ عرض تمنی کے قریب ہے۔ کیونکہ درحقیقت ابھارنا و
 براؤنگیختہ کرنا ہے اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے۔

(حسین ہے)

مرکب غیر مفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ نہیں یا طلب کا حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:-

مُرکَّبِ اِضافی - مُرکَّبِ بِنائی - مُرکَّبِ مَنعِ صُرْفِ -

(۱) مُرکَّبِ اِضافی، وہ ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے غلامِ سَیِّد۔ اس میں غلام کی اضافت زید کی طرف ہو رہی ہے تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہوا۔

(۲) مُرکَّبِ بِنائی، وہ ہے کہ دو اسم کو ایک کر لیا ہو، اور ان دونوں میں کوئی نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو۔ جیسے اَحَدٌ عَشَرَ سے سَعَةً عَشَرَ تک کہ اس میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ وَسَعَةٌ وَعَشَرٌ تھا۔ واو کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا ہے۔

مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتح رہتا ہے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

(۳) مُرکَّبِ مَنعِ صُرْفِ، وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے بَعْلُکَ کہ ایک شہر کا نام ہے جو بَعْل اور بَکَّ سے مرکب ہے۔ بَعْل ایک بَیت کا نام ہے اور بَکَّ بانی شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مرکب منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے۔ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا جیسے غلامِ سَیِّدِ حَاضِرٌ۔ اِجَاءٌ اَحَدَ عَشَرَ جَلًّا۔ اِبْرَاهِیْمُ سَاكِنٌ بَعْلُکَ۔

ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے غلامِ مضاف - زیدُ مضاف الیہ - مضاف اور

مضاف الیہ مل کر مبتدا حاضر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جَاءَ فعل أَحَدًا
عَشْرَ مُمَيِّزٍ رَجُلًا تَمِيزٌ مُمِيزٌ تَمِيزٌ مل کر فاعل ہوا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
إِبْرَاهِيمُ مبتدا ساکن مضاف بَعْلُكَ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر،
مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

قُلْتُ ذِيْدٌ نَفِيْسٌ۔ قَامَ اَرْبَعَةُ عَشْرَ رَجُلًا خَالِدٌ تَاجِرٌ حَضَرَ مَوْتُ۔

فصل ۲ جملہ کے ذاتی و صفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں
جیسے صَرَبٌ ذِيْدٌ یا تَقْدِيْرٌ ہوں جیسے اَصْرَبُ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے لفظوں میں موجود
نہیں۔ جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں جب جملہ کے کلمات بہت
ہوں تو اسم فعل کو اس میں سے تمیز کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ مُعْرَبٌ ہے یا مَبْنِیٌ، عال ہے
یا معمول۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس
طرح ہے تاکہ مسند و مسند الیہ ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی معلوم ہو سکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، ظرفیہ،
اسمیہ جیسے ذِيْدٌ قَاتِلٌ فعلیہ جیسے قَامَ ذِيْدٌ۔ شرطیہ جیسے اِنْ تَكُوْنُ مَنِيْ اَكْرَمُكَ۔
ظرفیہ جیسے عِنْدَ حِیْ مَالٌ یہ چاروں قسمیں اصل جملہ کہلاتی ہیں۔

باعتبار صفت کے جملہ چھ قسم کا ہوتا ہے

(۱) مبینہ، جو پہلے کو کھول کر بیان کر دے۔ جیسے اَلْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ، اُسْحُوْ
فَعْلٌ وَ حَرْفٌ اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کونسی تین
قسمیں ہیں۔ دوسرے جملہ نے اس کو بیان کر دیا کہ وہ اسم و فعل و حرف ہیں۔

(۲) مُعَلَّمٌ جو پہلے جملہ کی علت بیان کر دے، جیسا حدیث شریف میں ہے لَا تَصُومُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ، تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین و ایام تشریق) اس لئے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس کی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

(۳) معترضہ، جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو جیسے قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ الذِّيَّةُ فِي الْوَضُوءِ كَيْسَتْ بِشَرِّطٍ۔ اس مثال میں رَحِمَهُ اللَّهُ جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

(۴) مستانفہ، وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے جیسے الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَائٍ۔ اس کو جملہ ابتدائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) حالیہ، وہ جملہ ہے جو حال واقع ہو جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

(۶) معطوفہ، وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ وَذَهَبَ عَمْرٌو

فصل علامات اسم

آف لام یا حرف جر اس کے شروع میں ہو جیسے أَحْمَدٌ، بِزَيْدٍ، تَوْنِیْنِ اس کے آخر میں ہو جیسے زَيْدٌ مَسْدَالِيَهُ ہو جیسے زَيْدٌ قَائِلٌ مضاف ہو جیسے غَلَامٌ زَيْدٍ مَقْصُور ہو جیسے قُوَيْشٌ رَجُلٌ منسوب ہو جیسے بَغْدَادِيٌّ ہندئی تشنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ جمع ہو جیسے رَجَالٌ موصوف ہو جیسے رَجُلٌ كَرِيمٌ تائے متحرک اس سے ملی ہو جیسے ضَارِبَةٌ۔

قائد کا۔ واضح ہو کہ فعل تشنیہ یا جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تشنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں جیسے فَعَلَا يَفْعَلَانِ۔ ان دو مردوں نے کیا۔ وہ دو مرد کرتے ہیں۔ ایسے ہی فَعَلُوا يَفْعَلُونَ ان سب مردوں نے کیا۔ وہ سب مرد کرتے ہیں۔

کرنے والے دومر دیا سب مرد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ دو کام کئے یا سب کام کئے۔ کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دومر دیا سب مرد ہوئے۔ خوب سمجھ لو۔

عَلَامَاتِ فِعْلٍ

قَدْ اس کے شروع میں ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)

سَيِّئِ شروع میں ہو۔ جیسے سَيِّئُ ضَرْبٍ { قریب ہے کہ مارے گا وہ۔

سَوْفَ شروع میں ہو۔ جیسے سَوْفَ يَضْرِبُ { قریب ہے کہ مارے گا وہ۔

حَرْفِ جَزْمِ دَخْلٍ ہو۔ جیسے لَمْ يَضْرِبْ ضمیر متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ آخر میں تائے ساکن ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ امر ہو۔ جیسے اضْرِبْ۔ نہی ہو، جیسے لَا تَضْرِبْ۔

صرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔ یا ایک اسم اور ایک فعل میں ہو جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ یا دو فعلوں میں، جیسے اُرِيدُ اَنْ اُصَلِّيَ۔

فصل ۱۲ مُعَرَّبٌ وَمَبْنِيٌّ

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُعَرَّبٌ (۲) مَبْنِيٌّ
مُعَرَّبٌ وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو جس کے سبب یہ تبدیلی ہوتی ہے اس کو عامل کہتے ہیں۔ اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں۔
اعراب دو قسم کا ہوتا ہے تحرکتی جیسے ضَمَّةٌ فَتْحٌ کَسْرٌ حَرْفِیٌّ جیسے اَلِفٌ وَاوٌ یَاءٌ آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں، جیسے جَاءَ زَيْدٌ۔ اس میں جَاءَ عامل ہے اور زید پر ضمہ ہے۔ رَأَيْتُ زَيْدًا میں رَأَيْتُ عامل ہے اور زید پر فتح ہے۔ اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں ب صرف جار عامل ہے اور زید پر کسرہ ہے پس زید مُعَرَّبٌ ہے

اور زید کا آخری حرف وال محل اعراب ہے اور ضمہ، فتح، کسرہ اعراب ہے۔
 مبنی، وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری
 حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے جَاءَ هَذَا۔ رَأَيْتُ هَذَا۔ مَكَرْتُ بِهَذَا۔
 ان مثالوں میں هَذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار معرب آں باشد کہ گردد بار بار
مبنی و معرب کے اقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن مبنی ہے۔ اور افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف
 اور فعل مضارع جس میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید کا ہو، اور تمام حروف مبنی ہیں۔ اسم
 متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ ورنہ بلا ترکیب کے مبنی ہوگا۔
 متمکن، اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنی ہیں جگہ دینا۔ اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے
 اس لئے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ اور مبنی اصل کے مشابہ بھی نہیں ہوتا۔

فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ پس ان
 دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا۔ یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔ اور
 ایک فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن، وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو مبنی اصل تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر
 حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے، یا تو اسم میں مبنی اصل
 کے معنی پائے جائیں، جیسے اُنَّ میں ہمزہ استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ
 استفہام صرف مبنی الاصل ہے۔ اور هَيْئَاتِ میں ماضی کے معنی ہیں اور سَوَّيْدا امر
 حاضر کے معنوں میں ہے۔ اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں، یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے
 ایسے ہی اسم غیر متمکن میں احتیاج پائی جاتی ہے جیسے اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ
 کہ یہ صلہ اور اشارۃ الیہ کے محتاج ہیں، یا اسم غیر متمکن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے

ضمیر منصوب منفصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں۔

إِيَّاىَ - إِيَّانَا - إِيَّاكَ - إِيَّاكُمَا - إِيَّاكُمْ - إِيَّاكَنَّ - إِيَّاكُنَّ -
إِيَّاهُ - إِيَّاهُمَا - إِيَّاهُ - إِيَّاهَا - إِيَّاهُمَا - إِيَّاهُنَّ -

تنبیہ: ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لئے بھی آتی ہے۔ یہاں آسانی کے لئے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا۔

ضمیمہ مجرور متصل بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ جس پر صرف جر داخل ہو۔ دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

ضمیمہ مجرور بحرف جر: لی۔ لنا۔ لك۔ لکما۔ لکم۔ لك۔ لکما۔ لکم۔

ضمیمہ مجرور باضافت: داری۔ دارنا۔ دارک۔ دارکما۔ دارکمہ۔ دارک۔
دارگما۔ دارکن۔ دارے۔ دارھما۔ دارھم۔ دارھا۔ دارھما۔ دارھن۔

قائدہ: کبھی جملہ کے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے۔ پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں۔ اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو ضمیر قصہ۔ اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے **إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ** تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے اور **إِنَّهَا زَيْبٌ قَائِمَةٌ** تحقیق قصہ یہ ہے کہ زئیب کھڑی ہے۔

اسمائے موصولہ

الَّذِي الذَّانِ الَّذِينَ الَّذَيْنَ الَّتِي التَّابِ -

وہ ایک مرد کہ۔ وہ دو مرد کہ۔ وہ دو مرد کہ۔ وہ سب مرد کہ۔ وہ ایک عورت کہ۔ وہ دو عورتیں کہ

الَّتَيْنِ اللَّاقِ اللَّوْاقِ مَا مِنْ أَىْ آيَةٍ

وہ دو عورتیں کہ۔ وہ سب عورتیں کہ۔ وہ سب عورتیں کہ

اور الف لام بمعنی الذی اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے اَضْرَابُ بِمَعْنَى الَّذِي ضَرَبَ

اور الْمَضْرُوبُ بِمَعْنَى الَّذِي ضُرِبَ اور ذُو بِمَعْنَى الَّذِي قَبِيلَهُ نئی طے کی زبان میں جیسے جَاءَ ذُو ضَرْبِكَ یعنی الَّذِي ضَرْبَكَ۔ ائی وَايْتٌ مُعْرَبٌ ہیں۔ اور بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ: اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا پورا جزو بغیر صلہ کے نہیں ہوتا اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

ترکیب: جَاءَ فَعْلُ الَّذِي اسم موصول ابو مضاف کا ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ عَالِمٌ خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا۔ صلہ موصول مل کر فاعل۔ جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

جَاءَ الَّذِي ضَرْبَكَ۔ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ ضَرْبَاكَ۔ مَرَسْتُ بِالَّذِيْنَ صَبَّ بُوكَ۔ اَكْرَمْتُ مَنْ اَكْرَمَكَ۔ قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ۔
اسمائے اشارہ دو قسم ہیں (۱) اشارہ قریب (۲) اشارہ بعید۔

اشارہ قریب یہ ہیں: هَذَا۔ هَذَانِ۔ هَذِهِ۔ هَاتَانِ۔ هَؤُلَاءِ۔

یہ ایک مرد۔ یہ دو مرد۔ یہ ایک عورت۔ یہ دو عورتیں۔ یہ بڑیا سب عورتیں اشارہ بعید یہ ہیں: ذَلِكَ۔ ذَٰلِكَ۔ تِلْكَ۔ تِلْكَ۔ اُولَٰئِكَ۔ اُولَٰئِكَ۔

وہ ایک مرد۔ وہ دو مرد۔ وہ ایک عورت۔ وہ دو عورتیں۔ وہ سب مرد یا سب عورتیں

فائدہ: جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مُشَارٌ الیہ کہتے ہیں۔ جیسے هَذَا الْقَلَمُ نَفِيسٌ۔

ترکیب: هَذَا اسم اشارہ۔ الْقَلَمُ مُشَارٌ الیہ۔ اشارہ مُشَارٌ الیہ مل کر مبتدا ہوا نَفِيسٌ خبر مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

هَذَا الْبَيْتُ قَدِيمٌ. هُوَ لَأَخُوَانُ سَعِيدٍ. هَذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ.
هَاتَانِ الْبُنْتَانِ أُخْتَانِ. أُولَئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ.

اسمائے افعال۔ وہ اسم ہو فعل کے معنی میں ہوں، ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے رُوِيَ۔ بَلَّغَ۔ حَيَّهَلُ۔ هَلُمَّ۔ دُونَكَ۔ عَلَيْكَ۔ هَا۔
چھوڑ چھوڑ متوجہ ہو آؤ۔ لے لازم پکڑ پکڑ۔

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے هَيَّهَاتَ۔ شَتَّانَ۔ سَرَّعَانَ

دور ہو جا۔ جدا ہو جا۔ جلدی کی

اسمائے اصوات، جیسے اُحْ اُحْ کھانسی کی آواز۔ اُفْ آواز درد۔ بَخْ آواز شادی۔
نَحْ اونٹ بٹھانے کی آواز۔ غَاغْ آواز زراغ۔

اسمائے ظروف (ظرف زبان) جیسے اِذْ۔ اِذَا۔ مَتَى۔ كَيْفَ۔ اَيَّانَ۔ اَمْسَ
مُذْ۔ مُنْذُ۔ قَطْ۔ عَوْضُ۔ قَبْلُ۔ بَعْدُ۔

اِذْ ماضی کے واسطے ہے اگر مستقبل پر داخل ہو۔ اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آ
سکتے ہیں جیسے جِئْتُكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاِذَا الشَّمْسُ طَالَعَتْ۔

اِذَا۔ یہ مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اِذَا
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ اُورَاٰتِيكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور کبھی مفاعلات کے واسطے بھی آتا

ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبْعُ وَاَقِفْ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)

مَتَى؛ بشرط اور استفہام کے لئے آتا ہے جیسے مَتَى تَصْهَرُ اَصْحَبُ (جب تو روزہ رکھے گا
میں روزہ رکھوں گا) بشرط کی مثال ہے اور مَتَى تَسَافِرُ (تو کب سفر کریگا) یہ استفہام کی مثال ہے۔

كَيْفَ؛ یہ حال کی دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے كَيْفَ اَنْتَ اَيْ فِيْ اَيِّ
حَالٍ اَنْتَ (تو کس حال میں ہے؟)

اَيَّانَ : یہ وقت دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے جیسے **اَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ** (کونسا دن ہے جزا کا)
اَمْسَ : جیسے **جَاءَنِي زَيْدٌ اَمْسَ** (آیا میرے پاس زید کل)
مِنْ وَمِنْ : یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے **مَا رَأَيْتُهُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ** (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لئے بھی آتے ہیں جیسے **مَا رَأَيْتُهُ مِنْ يَوْمَيْنِ** (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔
قَطُّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے **مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ** (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)

عَوْضُ : یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے **لَا اَضْرِبُهُ عَوْضُ** (میں اسے کبھی نہیں ماروں گا)

قَبْلُ وَبَعْدُ جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو۔ نحو قولہ تعالیٰ : **لِلّٰهِ الْاَكْمَرُ مِنْ قَبْلُ وَهِيَ الْبَعْدُ اَيَّ مِنْ قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ وَهِيَ الْبَعْدُ كُلِّ شَيْءٍ** اور جیسے **اَنَا اَحْضَرُ مِنْ قَبْلُ** یعنی **مِنْ قَبْلِكَ**۔ مَتَّى تَحْيَيْنَا بَعْدُ یعنی **بَعْدَ هَذَا**۔
(۲) ظَرْفُ مَكَانٍ : حَيْثُ۔ قَدْ اَمْرٌ خَلْفُ تَحْتُ۔ فَوْقُ عِنْدُ۔ اَيْنَ۔ لَدَى۔ لَدُنْ۔
حَيْثُ : اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے **اَجْلَسُ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ** یعنی **اَجْلَسُ مَكَانَ جُلُوسِ زَيْدٍ**۔

قَدْ اَمْرٌ وَخَلْفُ : جیسے **قَامَ النَّاسُ قَدْ اَمْرٌ وَخَلْفُ** یعنی **قَدْ اَمْرٌ وَخَلْفُهُ**
تَحْتُ وَفَوْقُ : جیسے **جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتُ وَصَبَدَ عَمْرٌ وَفَوْقُ اَي تَحْتُ الشَّجَرَةِ وَفَوْقُ الشَّجَرَةِ** مثلاً۔

عِنْدُ : جیسے **اَلْهَالُ عِنْدَ زَيْدٍ** (مال زید کے پاس ہے)
اَيْنَ وَ اَيَّ : خواہ استفہام کے لئے آئیں جیسے **اَيْنَ تَذْهَبُ** (تو کہاں جاتا ہے ؟)
اَيَّ تَقْعُدُ (تو کہاں بیٹھے گا ؟) یا شرط کیلئے جیسے **اَيَّ تَجْلِسُ اَجْلَسُ** (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

اور اَنِّ تَذْهَبْ اَذْهَبْ (جہاں تو جائیگا میں جاؤں گا) اور اَنِّ کَیْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جبکہ فعل کے بعد اُنَّے لفظ کا استعمال ہے: فَانْوَاحِرْ تَکْرُ اَنِّ شِئْتُمْ اَیْ کَیْفَ شِئْتُمْ (پس اُنَّ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)

لَدَیْ وَلَدُنْ: یہ دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں اور فَرْقِ عِنْدَ اور اِن دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَ میں شے کا قبضہ اور ملک میں ہونا کافی ہے۔ ہر وقت پاس ہونا ضروری نہیں جیسے اَلْهَالُ عِنْدَ زَیْدٍ مال زید کے پاس ہے خواہ مال خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو۔ اور اَلْهَالُ لَدَیْ زَیْدٍ اس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَ عام ہے اور لَدَیْ وَلَدُنْ خاص ہے۔ خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) قَبْلُ - بَعْدُ - تَحْتَ - فَوْقُ - قُدَّامُ - خَلْفُ - حَيْثُ - قَطْعُ عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور اَیَّانَ - کَیْفَ - اَیْنَ فتح پر مبنی ہوتے ہیں اور اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ (۲) ظروف غیر مبنی جب جملہ یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتح پر مبنی ہونا جائز ہے لفظ کا استعمال ہے: هَذَا يَوْمٌ يَنْقَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ۔ تو یہاں یوم کو مفتوح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے یَوْمَیْنِ جِئْنِیْ۔

اسمائے کنایات: یعنی وہ اسم جو شے مبہم پر دلالت کریں۔ جیسے کَرٌّ - کَذًا - کنایہ ہے عدو سے، اور کَیْتُ - ذَیْتُ کنایہ ہے بات سے۔

مرکب بنائی، جیسے اَحَدًا عَشَرَ
فصل ۱۱ اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یائے مشدود اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔
اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا

تعلق ہے، جیسے بَعْدَ اِدَىٰ بُغْدَادِ کا رہنے والا یا بُغْدَادِ کی پیدا ہوئی چیز۔ اور هِنْدِیٰ ہند کا رہنے والا یا ہند کی پیدا ہوئی چیز۔ صَدَفِیُّ عِلْمِ سَرَفِ کا جاننے والا اَنْحَوٰی عِلْمِ نَحْوِ کا جاننے والا۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

① الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واو سے بدل جاتا ہے۔ جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوٰی اور مَوٰلٰی سے مَوٰلَوٰی۔ اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفٰی۔

② الف مددودہ کا دوسرا الف واو سے بدل جاتا ہے۔ جیسے سَمَآء سے سَمَآوٰی اور بَیضَاء سے بَیضَآوٰی۔

③ جس اسم میں یا ئے مشدود پہلے ہی سے موجود ہو وہاں یا ئے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں۔ جیسے شَافِعِیٰ ایک نام کا نام ہے اور شَافِعِیُّ مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

④ جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے کَوْفٌ سے کَوْفِیُّ اور مَکَّةٌ سے مَکِّیُّ۔ ایسے ہی جو اسم فَعِیْلَةٌ اور فَعِیْلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی تائے بھی گر جاتی ہے جیسے مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیُّ اور جُمُہُیْنَةٌ سے جُہَنِیُّ۔

⑤ جو اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یا ئے مشدود ہو تو پہلی ی کو دور کر کے واو سے بدلیں گے اور واو سے پہلے فتح دے کر آخر میں یا ئے نسبت لگا دیں گے۔ جیسے عَلِیُّ سے عَلَوٰی اور مَنِیُّ سے مَنَوٰی۔

⑥ اگر تئی چوتھی جگہ بعد کسر واقع ہو تو تئی کو دور کرنا اور واو سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے دَہْلِیُّ سے دَہْلِیُّ اور دِہْلَوٰی۔

⑦ اگر کسی اسم کے آخر سے صرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے جیسے اَخ سے اَنْحَوٰی۔ اَدَب سے اَدَبِیُّ اور دَمْر سے دَمْرِیُّ۔

⑧ بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے۔ جیسے نَوْمٌ سے نَوْمَانِیُّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِیُّ۔ رَیٌّ سے رَاِیُّ۔ بَادِیَہٌ سے بَدَاوِیُّ۔

فصل ۱۷ اسم تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

① تین حرفی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَیدٌ

② چار حرفی اسم کی تصغیر فُعِیْعِل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جُعِیفِرٌ۔

③ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعِیْعِیْل کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مَدَو لیں ہو۔ جیسے قُرْطَاسٌ سے قُرْیَطِیْسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مَدَو لیں نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے تصغیر بھی فُعِیْعِل کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَقَرَجَلٌ سے سَقِیْرَجٌ۔

فائدہ ۵۔ (۱) مَوْنَت سماعی کی تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ سے اَرْضِصَہٌ اور شَمْسٌ سے شَمِیْسَہٌ۔

فائدہ ۵۔ (۲) جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے۔ جیسے اِبْنٌ۔ بَنَیُّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنُو تھا۔

فصل ۱۸ معرفہ و نکرہ

اسم کی باعتبار عموم و خصوص کے دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

① ضمیر وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ جیسے هُوَ۔ اَنْتَ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

② علم جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو جیسے۔ زَیْدٌ۔ دُھلی۔ زَمْزَمُ۔

- ۳۔ اسم اشارہ یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے هَذَا۔ ذَلِك۔
 ۴۔ اسم موصول یعنی وہ اسم جو وصلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو بن سکے۔ جیسے الَّذِي۔ الَّتِي
 ۵۔ معرف باللام یعنی وہ اسم جو نکرہ پر الف لام داخل کر کے معرف بنایا گیا ہو جیسے الرَّجُلُ
 ۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔
 مثالیں بالترتیب یہ ہیں۔ غُلَامُكَ۔ قَرَسُكَ۔ كِتَابِي۔ عَلَاهُ زَيْدٌ۔ سَاكِنُ
 الدَّهْلِيِّ۔ مَاؤُ زَهْرَمَ۔ كِتَابُ هَذَا۔ قَرَسٌ ذَلِكَ۔ عَلَامُ الَّذِي عِنْدَكَ۔
 بِنْتُ الَّتِي ذَهَبَتْ۔ قَلَمُ الرَّجُلِ۔

۷۔ معرفہ نداء یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرف بن جائے جیسے يَا سَاجِدُ
 اس میں یا صرف نداء اور سَاجِدُ منادی ہے۔
 نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے بنایا گیا ہو جیسے قَرَسٌ کہ کسی خاص
 گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں قَرَسٌ کہتے ہیں اور جب قَرَسٌ زِيَا
 یا قَرَسٌ هَذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرف بن گیا۔

فصل ۹ مذكر ومؤنث

با اعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر ومؤنث۔
 مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث کی لفظی ہونہ تقدیری جیسے رَجُلٌ۔ قَرَسٌ
 مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔
 باعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی و سماعی۔
 مؤنث قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔ تانیث کی
 لفظی علامات تین ہیں۔

- (۱) تاخوہ حقیقہ ہو جیسے صَلَاحَةٌ یا حکماً جیسے عَقَابٌ۔ اس میں چوتھا صرف تائے
 تانیث کے حکم میں ہے۔ (۲) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلِيٌّ۔ صُغْرَى۔ كُبْرَى۔

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ۔ بَيْضَاءُ۔

مَوْنُث سماعی وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدار ہو۔ جیسے اَرْضٌ وَ شَخْصٌ کہ اصل میں اَرْضَةٌ وَ شَخْصَةٌ تھا۔ کیونکہ ان کی تصغیر اَرْضَةٌ وَ شَخْصَةٌ ہے۔ اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ایسی مَوْنُث کو جس میں نا ظاہر میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو، مَوْنُث سماعی کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مَوْنُث کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی۔ لفظی۔

مَوْنُث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو۔ خواہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ اور اَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

مَوْنُث لفظی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظَلَمَةٌ۔ عَيْنٌ کہ اس کی تصغیر عَيْنَةٌ ہے۔

فصل ثانی واحد تثنیہ جمع

اسم کی باعتبار تعدد کے تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔ اِمْرَأَةٌ ایک عورت تثنیہ، وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں نون مکسور اور نون سے پہلے یا ئے ماقبل مفتوح یا الف ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ۔ رَجُلَيْنِ۔ جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تعدد لفظاً ہوتی ہے جیسے رِجَالٌ۔ مُسْلِمُونَ یا تقدیراً جیسے فُلُكٌ بروزن قُلُكٌ ایک کشتی اور فُلُكٌ بروزن اُسْدٌ (کشتیاں)۔

جمع کی قسمیں

باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مکسر (۲) جمع سالم۔

جمع مکسر :- وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے جیسے رَجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا۔ بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب پنج میں الف آجانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم :- وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

جمع مذکر سالم :- وہ جمع ہے جس میں واوِ اقبل مضموم اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُونَ یا اے ماقبل مکسور اور نون مفتوح جیسے مُسْلِمِينَ۔

جمع مؤنث سالم :- وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تائید ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت :- وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار وزن ہیں اَفْعَلٌ جیسے اَكْلَبُ جمع کَلَبٌ کی۔ اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ جمع قَوْلٌ کی۔ اَفْعَلَةٌ جیسے اَطْعَمَةٌ جمع طَعَامٌ کی۔ فِعْلَةٌ جیسے عَلَمَةٌ جمع غَلَامٌ کی۔ اور جمع سالم بغیر الف و لام کے جمع قلت میں داخل ہے۔ جیسے عَاقِلُونَ۔ عَاقِلَاتٌ۔

جمع کثرت :- وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں :-

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
فَعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	فُعَالٌ	خَادِمٌ	خُدَامٌ
فُعَلَاءٌ	عَالِمٌ	عُلَمَاءٌ	فُعَلَى	مَرِيضٌ	مَرَضَى
اَفْعِلَاءٌ	نَبِيٌّ	اَنْبِيَاءٌ	فَعْلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	فِعْلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فُعُولٌ	نَجْمٌ	نُجُومٌ	فُعْلَانٌ	غُلَامٌ	غُلَمَانٌ

فائدہ :- اسمائے رباعی و خماسی کی جمع اکثر منتہی المجموع کے وزن پر آتی ہے۔ اور اس کے

مشہور وزن تین ہیں مفاعِلٌ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔ مَفَاعِلٌ جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيحُ۔ فَعَائِلٌ جیسے رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ۔

مُنْتَهَى الْجُمُوعِ :- وہ جمع ہے کہ جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِدُ یا ایک حرف مشدوہ جیسے دَوَابُّ۔ یا تین حرف ہوں اور پہلے کا حرف ساکن ہو۔ جیسے مَفَاتِيحُ۔

فائدہ :- (۱) بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُو کی جمع اُولُوا۔

فائدہ :- (۲) کبھی واحد اسم جمع کے معنی دیتا ہے جیسے قَوْمٌ۔ رَهْطٌ۔ رَكْبٌ ان کو اسم جمع کہتے ہیں۔

فائدہ :- (۳) بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے جیسے اُمٌّ کی اُمّهَاتٌ۔ فَمٌ کی اَفْوَاهٌ۔ مَاءٌ کی مِيَاهٌ۔ اِنْسَانٌ کی اِنْسَانٌ۔ شَاةٌ کی شِيَاهٌ

فصل ۱۱ المنصرف غیر منصرف

اسم مُعْرَب کی دو قسمیں ہیں : منصرف - غیر منصرف

منصرف :- وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو۔ اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو جیسے زَيْدٌ۔

غیر منصرف :- وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اور جس پر تنوین اور کسر نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف نو ہیں۔ عَدَلٌ، وَصَفٌ، تَانِيَتْ، مُعْرِفٌ، عَجْمٌ، جَمْعٌ، تَرْكِيبٌ، وَزْنٌ، فِعْلٌ، اَلْفٌ وَاوُنٌ زَائِدَتَانِ۔ جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعر میں بیان کر دیا گیا ہے۔

وَعَجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيبٌ	عَدَلٌ وَوَصَفٌ وَتَانِيَتْ وَمُعْرِفَةٌ
وَوَزْنٌ فِعْلٌ وَهَذَا الْقَوْلُ تَقْرِيبٌ	وَالنُّونُ زَائِدَةٌ مِّنْ قَبْلِهَا اَلْفٌ

ہر ایک کی مثال یہ ہے۔ ۲۳ پر

مَسَاجِدُ میں دو سبب ہیں جمع و تثنیٰ المجموع
بَعْلَبُکَ میں دو سبب ہیں ترکیب و معرفہ
أَحْمَدُ میں دو سبب ہیں وزن فعل و معرفہ
الْفُنُونُ اِنْدَتَانِ { دو سبب ہیں }
سُکْدَانُ میں دو سبب ہیں { دو وصف

عُمَرُ میں دو سبب ہیں۔ عدل و معرفہ
ثَلَاثُ میں دو سبب ہیں۔ وصف و عدل
طَلْحَةُ میں دو سبب ہیں۔ تانیث و معرفہ
زَيْبُ میں دو سبب ہیں۔ معرفہ و تانیث
أَبْرَاهِيمُ میں دو سبب ہیں۔ عجمہ و معرفہ

فائدہ ۱۵ داغیوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) عدل تحقیقی۔ (۲) عدل تقدیری

(۱) عدل تحقیقی وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثَلْتُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلْثَةٌ وَ ثَلْثَةٌ ہے۔

(۲) عدل تقدیری وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف متعل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرُ مان لی گئی ہے۔

فائدہ (۲) عجمہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں علم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اَبْرَاهِيمُ۔ یا تین حرفی ہو اور درمیان کا صرف متحرک ہو جیسے سَتُو (ایک قلعہ کا نام ہے)

فائدہ (۳) الف و نون زائد تان اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَمُ ہو جیسے عُثْمَانُ وَعِمْرَانُ وَسَلْمَانُ۔ پس سَعْدَانُ غیر منصرف نہیں۔ کیونکہ وہ عَلَمُ نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر الف و نون زائد تان صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سَعْدَانُ غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث

لہ دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

سَكَّرَانَهُ نہیں آتی اور نَدَّ فَاَنٌ غیر منصرف نہیں ہے اس لئے کہ اس کی مَوْنَتْ نَدَّ مَا نَتْ آتی ہے۔

فائدہ (۴) وزن فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے أَحْمَدُ أَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

فائدہ (۵) ہر ایک غیر منصرف جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اسکو حالت جری میں کسر دیا جاتا ہے۔ جیسے صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ۔

فصل ۱۱ مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں: فاعل، مفعول، ماضی، مبتدأ، خبر، انشؤ وغیرہ کی خبر۔ ماضی و لا کا اسم، کان وغیرہ کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ فاعل وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ جیسے قَامَرَزِيدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرُوٌ۔

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) ظاہر (۲) مضمیر جیسے قَامَرَزِيدٌ میں زِيدٌ فاعل اسم ظاہر ہے اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ضمیر بارز (ظاہر) جیسے ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُكَ۔ ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوا۔ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبْنِ۔

ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے ضَرَبْتُ میں هُوَ اور ضَرَبْتُ میں هِيَ ایسے ہی یَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں هُوَ۔ تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں هِيَ۔ تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں أَنْتَ اور اَضْرِبْ واحد متکلم میں أَنَا۔ تَضْرِبْ تثنیہ و جمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔ اور تثنیہ کے چاروں صیغوں یَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبَانِ وغیرہ میں الف اور یَضْرِبُونَ و تَضْرِبُونَ میں واو اور یَضْرِبْنِ۔ تَضْرِبْنِ میں نون اور تَضْرِبَيْنِ میں

ی بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ ۵ (۱) جب فعل کا فاعل ظاہر ہو۔ مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو۔ یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ وَهِنْدٌ قَامَتْ۔

ترکیب هِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہوگی: هِنْدٌ بِنْدٌ قَامَتْ فعل۔ اس میں ضمیر ہی مستتر۔ وہ اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی۔ بِنْدٌ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جبکہ فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو یا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو یا فاعل ظاہر جمع کسمر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آ سکتا ہے اور مذکر بھی جیسے قَدَأَ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور قَدَأَتْ الْيَوْمَ هِنْدٌ۔ طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ۔

فائدہ ۵: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ الرَّجُلُ۔ ضَرَبَ الرَّجُلَانِ۔ ضَرَبَ الرِّجَالُ۔ اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعل واحد کے لئے فعل واحد اور فاعل تثنیہ کے لئے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لئے فعل جمع لایا جائے گا۔ جیسے أَخَادِمُ ذَهَبَ۔ أَخَادِمَانِ ذَهَبَا۔ أَخَادِمُونَ ذَهَبُوا ہاں جب فاعل جمع کسمر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں۔ جیسے الرِّجَالُ قَامُوا۔ الرِّجَالُ قَامَتْ۔

۲۔ مفعول مالم یسم فاعلہ۔ وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو اور فاعل کو حذف کر کے بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ۔ اور فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ و جمع لانے میں مثل فاعل کے ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ هِنْدٌ وَهِنْدٌ ضَرَبْتُ اور ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَضَرَبَتْ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور مَا أَى الشَّمْسُ

وَرَأَيْتِ الشَّمْسُ اَوْضَرَبَ الرِّجَالَ وَضَرَبَتْ الرِّجَالَ اَوْضَرَبَ
الرَّجُلُ - ضَرَبَ الرِّجَالَ - ضَرَبَ الرِّجَالَ اَوْ الرِّجَالَ طَلَبَ - اَلْخَادِمَانِ
طَلَبَا - اَلْخَادِمُونَ طَلَبُوا - اَلرِّجَالُ ضَرَبُوا - اَلرِّجَالُ ضَرَبَتْ -

فعل مجہول کو فعل مالم سیم قاعلہ کہتے ہیں یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔
مبتدا و خبر۔ یہ دونوں اسم عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند
کہتے ہیں۔ ان میں عامل معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ۔
مبتدا اکثر معرف ہوتا ہے۔ اور کبھی نکرہ بھی، بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے جیسا
کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا۔

اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے مثالیں یہ ہیں۔ زَيْدٌ أَبُوهُ عَالِمٌ۔ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ
اَلْعَالِمُ اِنْ جَاءَكَ كُفْرًا كَرُمُوهُ۔ اَللَّهُ مَعَكُمْ۔
کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے۔ جیسے فِي الدَّارِ زَيْدٌ۔
اِنْ وَغیرہ کی خبر۔

اِنْ اَوْ رَأَى۔ كَانَ۔ لَيْتَ۔ لَكِنَّ۔ لَعَلَّ | اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا

جیسے اِنْ زَيْدًا اَقَابَ سَمٌّ وَكَانَ عَمْرُوًا اَسَدٌ۔

مَا وَاوَلَا کا اسم ہ

مَا وَاوَلَا کا ہے عمل اِنْ وَاَنْ کے خلاف | اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دالما

جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا۔ لَا رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ۔

كَانَ، وَغیرہ کا اسم ہ

كَانَ، صَادًا۔ اَصْبَحَ اَمْسَى اَضْحَى ظَلَّ بَاتَ | مَا يَبْرَحُ، مَا دَامَ، مَا اَنْفَكَ لَيْسَ ہے اور مَا قَاتَى

ایسے ہی مَا زَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

جیسے كَانَ نَرِيْدُ قَائِمًا۔ صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا۔
خَبِرْتُ لَائِي نَفِيٍّ جِسِّ لَارَجُلٍ قَائِمٌ۔

فصل ۱۳ منصوبات

منصوبات بارہ ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ
(۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) اِنَّ وغیرہ کا اسم (۹) ماوِلا کی خبر (۱۰) لائے
نَفی جِسِّ کا اسم (۱۱) کَانَ کی خبر (۱۲) مُسْتَثْنٰی۔
۱۔ مفعول بہ:۔ وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے اَکَلَ نَرِيْدٌ طَعَامًا
شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً۔

ترکیب یہ ہے: اَکَلَ فعل۔ نَرِيْدٌ فاعل۔ طَعَامًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:۔ بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے میزبان
اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لئے کہے اَهْلًا وَ سَهْلًا
یعنی اَتَيْتُ اَهْلًا وَ وَطَيْتُ سَهْلًا (تو اپنے ہی آدمیوں میں آیا ہے نہ کہ غیروں میں۔
اور تو نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوا ہے تجھ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے)۔ یہاں
اَتَيْتُ اور وَطَيْتُ محذوف ہے اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے:۔
اَيَّاكَ وَالْاَسَدَ یعنی اَتَقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) یہاں
اَتَقِ فعل محذوف ہے کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے
يَا عَلَاَمَ زَيْدٍ یعنی اَدْعُو عَلَاَمَ زَيْدٍ (پکارتا ہوں میں زید کے غلام کو)۔ یہاں
اَدْعُو محذوف ہے یا صرف ندا ہے اور عَلَاَمَ زَيْدٍ منادوی ہے۔

تنبیہ:۔ منادوی اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے جیسے يَا عَلَاَمَ زَيْدٍ یا مثابہ مضاف
ہو۔ جیسے يَا قَامِرًا كِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر معیت نہ ہو

جیسے **يَا رَجُلًا اخْذُ بِيَدِي** اور **مِنَادِي** مفرد معرفہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے **يَا سَائِدُ**۔ اور اگر **مِنَادِي** معرف باللام ہو تو صرف نداء اور **مِنَادِي** کے درمیان **أَيُّهَا** سے فصل کرنا لازمی ہے۔ جیسے **يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ**۔

مِنَادِي میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری حرف کو حذف کر دیتے ہیں جیسے **يَا مَالِكُ** میں **يَا مَالُ** اور **يَا مَنْصُورُ** میں **يَا مَنْصُ**۔

مِنَادِي مُرْتَمٍ میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی اس لئے **يَا مَالِ** بھی پڑھ سکتے ہیں اور **يَا مَالُ** بھی۔

۲۔ **مفعول مطلق**۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو۔ اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو جیسے **ضَرَبَا** ہے **ضَرَبْتُ ضَرْبًا** میں اور **قِيَامًا** ہے **قُمْتُ قِيَامًا** میں۔ **مفعول مطلق** کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے آنے والے کو کہا جائے: **خَيْرٌ مَقْدَرٍ** یعنی **قَدِمْتُ قَدْرًا** خَيْرٌ مَقْدَرٍ (تو آیا اچھا آنا)

۳۔ **مفعول لہ**۔ وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو جیسے **قُمْتُ اِكْرَامًا** **لِزَيْدٍ** و **ضَرَبْتُ تَأْدِيبًا**۔

ترکیب: **ضَرَبْتُ** فعل بافاعل کا ضمیر مفعول بہ **تَأْدِيبًا** مفعول لہ۔ فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ **مفعول معہ**۔ وہ اسم ہے جو واؤ کے بعد واقع ہو اور وہ واؤ مع کے معنی میں ہو جیسے **جَاءَ زَيْدًا وَ الْكِتَابَ** (آیا زید مع کتاب کے) **جِئْتُ وَ زَيْدًا** (آیا میں ساتھ زید کے) ترکیب: **جَاءَ** فعل زید فاعل واو حرف معنی معہ **الْكِتَابَ** مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ **مفعول فیہ**۔ وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ اور اس کو ظرف کہتے ہیں۔ ظرف دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

۶۔ یعنی کلمہ کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرفوں کو حذف کر دیتے ہیں۔

پھر ظرف زبان کی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم (۲) محدود۔

ظرف مبہم وہ ہے جس کی حد معین نہ ہو۔ جیسے دَہْرٌ حَیْنٌ۔

ظرف محدود وہ ہے جس کی حد معین ہو۔ جیسے یَوْمٌ۔ لَیْلٌ۔ شَہْرٌ۔ سَنَةٌ۔

زبان مبہم کی مثال جیسے صُمْتُ دَہْرًا۔ زبان محدود کی مثال جیسے سَافَرْتُ شَہْرًا۔

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم (۲) محدود، جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَقُمْتُ أَمَامَكَ

مکان مبہم کی مثال ہے کیونکہ خَلْفٌ اور أَمَامٌ کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ زمین کے آخری

حصہ تک مراد لیا جاسکتا ہے۔ اور جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَصَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ

مکان محدود کی مثال ہے۔

فائدہ : ظرف مکانی مبہم میں فی مقدمہ ہوتا ہے۔ اور ظرف مکانی محدود میں فی مذکور

ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے۔

حَدَّثْتُ حَمْدًا أَحَامِدًا وَأَحْبَبِدًا رِعَايَةً شُكْرًا دَہْرًا مَدِيدًا

(ترجمہ) میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانہ دراز تک

ترکیب بحمدت فعل بافاعل حمداً مفعول مطلق حامداً مفعول بہ۔ وادصرف بمعنی

مع حمیداً مفعول مع رعاية مضاف شکر مضاف الیہ مضاف بہ مضاف الیہ۔ مضاف

مضاف الیہ مل مضاف الیہ ہوا رعایۃ کا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لا۔ دَہْرًا موصوف

مَدِيدًا صفت موصوف صفت مل کر مفعول فیہ فعل بافاعل اپنے سب مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ حال وہ اسم ہے جو فاعل کی صورت کو میان کرے یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ

فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا۔ کھڑا تھا۔ بیٹھا تھا۔ سوار تھا۔ پیادہ تھا۔ جیسے

جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)۔ اس میں رَاكِبًا حال ہے زَيْدٌ

کا۔ یا مفعول کی حالت و صورت کو ظاہر کر دے۔ جیسے جِئْتُ سَرِيْدًا نَائِمًا

(آیا میں زید کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سو رہا تھا) یا فاعل مفعول دونوں کی حالت

ظاہر کر دے جیسے کَلَمْتُ نَرِيْدًا جَالِسِيْنَ (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فاعل و مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرف ہوتا ہے۔ اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِي رَاكِبًا جَلًّا۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي نَرِيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ اور لَقِيتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے۔ جیسے نَرِيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا اس میں هُوَ ذوالحال ہے اکل میں مستتر ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔ جَاءَ فعل۔ نَرِيْدٌ ذوالحال۔ رَاكِبًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۲) جِئْتُ عَمْرُوًا تَائِبًا۔ جِئْتُ فعل بافاعل عَمْرُوًا ذوالحال تَائِبًا حال۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۳) لَقِيتُ بَكْرًا وَهُوَ جَالِسٌ۔ لَقِيتُ فعل بافاعل بَكْرًا ذوالحال۔ وَهُوَ جَالِسٌ مبتدا جالس خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔ حال ذوالحال ملکر مفعول بہ لَقِيتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا۔ نَرِيْدٌ مبتدا۔ أَكَلَ فعل۔ اس میں ضمیر هُوَ کی۔ ذوالحال جَالِسًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا أَكَلَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ باقی ظاہر ہے۔

۷۔ تمیز وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے رَأَيْتُ أَحَدًا عَشَرَ كُوْكِبًا یا وزن کی جیسے اسْتَدَيْتُ رَطْلًا زَيْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی جیسے بَعْتُ قَفِيْزِيْنَ بُدًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)

ترکیب (۱) رَأَيْتُ فعل۔ أَحَدًا عَشَرَ تمیز۔ كُوْكِبًا تمیز۔ مفعول بہ ہوا۔ باقی

ظاہر ہے۔

(۲) اِسْتَدْرَيْتُ فعل بافاعل رِطْلًا ممیز ثَمَامًا تمیز ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

(۳) بَعُثُ فعل بافاعل قَفْیَیْزِیْنِ ممیز۔ بُدًّا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

۸۔ اِنَّ وغیرہ کا اسم جیسے اِنَّ نَرٰیْدُ اَقَارِبُ۔

۹۔ مَاوَلَا کی خبر جیسے لَا مَا جُلُّ ظَرِیْفًا۔

۱۰۔ لائے نفی جنس کا اسم جیسے لَا مَا جُلُّ ظَرِیْفٌ۔

۱۱۔ کَانَ وغیرہ کی خبر جیسے کَانَ نَرٰیْدُ قَارِبًا۔

۱۲۔ مستثنیٰ وہ اسم ہے جو حروف استثناء کے بعد واقع ہو جس سے ظاہر ہو کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے۔ اس سے مستثنیٰ خارج ہے۔

حروف استثناء آٹھ ہیں: اِلَّا غَیْرُ۔ سِوٰی۔ حَاشَا خَلَا۔ عَدَا۔ مَا خَلَا۔

مَا عَدَا۔ ان حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے جَاءَ فِی الْقَوْمِ اِلَّا نَرٰیْدُ (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا)

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر اِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل۔

مستثنیٰ متصل وہ ہے جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو۔ پھر حرف استثناء لاکر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا نَرٰیْدُ۔ پس زید استثناء سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن آنے کے حکم سے بذریعہ حرف استثناء خارج کیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثناء کے جیسے سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ اِلَّا اِبْلِیْسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس ابلیس نہ استثناء سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا)

یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔

ترکیب :- جَاءَ الْقَوْمُ الْأَنَارِيَّةُ - جَاءَ فَعْلُ الْقَوْمِ مُسْتَثْنَى الْمَنَارِ إِلَّا حَرْفِ
استثنا زِيدَ اسْتِثْنَى - مُسْتَثْنَى مِنْهُ وَمُسْتَثْنَى لَمْ يَكُنْ فاعِلٌ هُوَ - جَاءَ فَعْلٌ اِپْنِ
فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں - مُفْرَغٌ - غَيْرُ مُفْرَغٍ -

مُفْرَغٌ :- وہ ہے جس کا مُسْتَثْنَى مِنْهُ مذکور نہ ہو - جیسے جَاءَ فِي الْأَنْبَارِيَّةِ -

غَيْرُ مُفْرَغٍ :- وہ ہے جس میں مُسْتَثْنَى مِنْهُ مذکور ہو - جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ الْأَنْبَارِيَّةِ -

جس کلام میں استثناء ہو - اس کی بھی دو قسمیں ہیں : مُوجِبٌ - غَيْرُ مُوجِبٌ -

مُوجِبٌ :- وہ ہے جس میں نفی - نہی - استفہام نہ ہو -

غَيْرُ مُوجِبٌ :- وہ ہے جس میں نفی - نہی - استفہام موجود ہو -

اقسام اعراب مستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متصل الّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو مُسْتَثْنَى ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ الْأَنْبَارِيَّةِ -
۲	اگر کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مُسْتَثْنَى مِنْهُ پر مقدم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَا جَاءَ فِي الْأَنْبَارِيَّةِ أَحَدٌ -
۳	مُسْتَثْنَى منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ -
۴	بعد خلا اور عدا کے مُسْتَثْنَى اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ خَلَا نَارِيَّةً -
۵	مَا عَدَا کے بعد مُسْتَثْنَى ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَ فِي الْقَوْمِ مَا عَدَا نَارِيَّةً -

نمبر	قاعدہ	مثال
۶ الف	ہو مستثنیٰ بعد الا کے کلام غیر موجب میں واقع ہو اور اسکا مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں صورتیں جائز ہیں۔ ایک تو یہ کہ بطور استنثار منصوب ہوتا ہے	مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا سَرِيذًا
۶ ب	دوسرے کہ اپنے یا قبل کا بدل ہوتا ہے یعنی ہوا عرب الا کے پہلے اسم کا ہوتا ہے وہی الا کے بعد کا۔	مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا سَرِيذًا
۷	اگر مستثنیٰ مفرد ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو تو الا کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِي إِلَّا سَرِيذًا مَا رَأَيْتُ إِلَّا سَرِيذًا مَا مَدَمْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ
۸	مستثنیٰ بعد لفظ عَيْدٍ سِوَا سِوَا حَاشَا کے واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجبور پڑھتے ہیں۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ عَيْدًا سَرِيذًا وَسِوَا زَيْدٍ وَسِوَا زَيْدٍ وَحَاشَا سَرِيذًا
<p>اعراب لفظ غیر۔ یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ عید کے بعد مستثنیٰ مجبور ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظ غیر کا اعراب تمام مذکورہ صورتوں میں ایسا ہوگا جیسا کہ مستثنیٰ بالاً کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا۔</p>		
مثال	توضیح قاعدہ	
جَاءَنِي الْقَوْمُ عَيْدًا سَرِيذًا سَجَدَ الْمَلَكَةُ عَيْدًا بِلَيْسَ مَا جَاءَنِي عَيْدًا سَرِيذًا الْقَوْمُ مَا جَاءَنِي أَحَدٌ عَيْدًا سَرِيذًا عَيْدًا سَرِيذًا	<p>یہ مستثنیٰ متصل کی مثال ہے۔</p> <p>یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔</p> <p>کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ مقدم ہے۔</p> <p>کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ منہ مذکور ہے۔</p> <p>اس میں دو صورتیں ہیں۔ استنثار و بدل</p>	

ان تینوں مثالوں میں غیر کا اعراب عامل کے مطابق ہے۔	مَا جَاءَ فِي غَيْرِ سَائِدٍ مَا سَأَيْتُ غَيْرَ سَائِدٍ مَا مَسَرْتُ بِغَيْرِ سَائِدٍ
---	--

فائدہ:- لفظ غیر کی اصل وضع توصف کے لئے ہے مگر کبھی استثنائے لئے بھی آتا ہے۔ اسی طرح الّا استثنائے لئے موضوع ہے اور کبھی صفت کے لئے آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔** ایسے ہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَيُّ غَيْرِ اللَّهِ۔

فصل ۱۴ مجرورات

جو اسم مجزوم ہوتے ہیں وہ دو ہیں۔ ایک تو مضاف الیہ، جیسے غلام زید دوسرے وہ جس پر حرف جر داخل ہو۔ جیسے بزید۔

فائدہ (۱) مضاف پر الف لام اور نون نہیں آتی۔ اور تثنیہ و جمع کا نون اضافت میں اگر جاتا ہے۔ جیسے غلاما زید۔ قدساعمر و۔ مسلمو مصر۔ طالبو علم۔

فائدہ (۲) مضاف الیہ کے معنوں میں کا کے، کی، را۔ رے۔ ری، اپنا۔ اپنے۔ اپنی۔ آتا ہے۔ جیسے غلام سائید زید کا غلام۔ غلامی حاضر میرا غلام حاضر ہے۔ ضدیت غلامی میں نے اپنے غلام کو مارا۔

فصل ۱۵ اقسام اسمائے متمکن

اقسام اسمائے متمکن	حالت رفع و نصب و جر	مثال
اسم مفرد منصرف صحیح جیسے زید	حالت رفع میں ضمہ	جاءَ في زيد هذا أدلّو هم رجال

تعداد اقسام اعراب	تعداد اسماء متکلم	اقسام اسمائے متکلم	حالت رفع و نصب و جر	امثال
۱	۲	اسم مفروق قائم مقام صحیح جیسے ذَلُوْ	حالت نصب میں فتح	رَأَيْتُ زَيْدًا. رَأَيْتُ ذَلُوْا. رَأَيْتُ رِجَالًا
۳	۳	جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ	حالت جر میں کسرہ	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ. جِئْتُ بِذَلُوْ قُلْتُ لِرِجَالٍ
۲	۴	جمع مؤنث سالم جیسے مُسْلِمَاتٌ	حالت رفع میں ضمہ حالت نصب و جر میں کسرہ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
۳	۵	غیر منصرف	حالت رفع میں ضمہ حالت نصب و جر میں فتح	جَاءَ عُمَرُ رَأَيْتُ عُمَرَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ
۴	۶	اسمائے سترہ مکبرہ جو یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں	حالت رفع میں واو حالت نصب میں الف حالت جر میں یاء	جَاءَ أَبُوْكَ رَأَيْتُ أَبَاكَ مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ
۵	۷	مثنی جیسے مَرَجَلَانِ کَلَاوِطَتَانِ جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں	حالت رفع میں الف	جَاءَ رَجُلَانِ. جَاءَ رَجُلَانِ. جَاءَ رَجُلَانِ
۸	۸	مضاف ہوں	حالت نصب و جر میں یائے ماقبل	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ. رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ
۹	۹	اِثْنَانِ - اِثْنَانِ	مفتوح	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ. مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
۱۰ اسمائے سترہ مکبرہ یعنی وہ جو اسم جو تنصیر کی حالت میں نہ ہوں یہ ہیں اَبٌ - اُمٌّ - حَمْدٌ - هُنَّ - فَمٌ۔ ذُوْ قَالَ اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالت میں اعراب یکساں ہوگا، جیسے جَاءَ اَبِيْ۔ رَأَيْتُ اَبِيْ۔ مَرَرْتُ بِاَبِيْ۔				

اقلام اسمائے ممکن	تقدیرات اعراب	اقلام اسمائے ممکن	حالت رفع و نصب و جر	امثال
۶	۱۰	جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُونَ أُولُو عَشْرُونَ تَا تَسْعُونَ	حالت رفع میں واو ماقبل مضموم حالت نصب و جر میں یا ئے ماقبل مکسور	جَاءَ مُسْلِمُونَ جَاءَ أُولُو مَالٍ - جَاءَ عَشْرُونَ رَجُلًا - رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ رَأَيْتُ أُولَى مَالٍ - رَأَيْتُ عَشْرِينَ رَجُلًا - مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ مَرَرْتُ بِأُولَى مَالٍ مَرَرْتُ بِعَشْرِينَ رَجُلًا
۷	۱۳ ۱۴	اسم مقصور جیسے مُوسَى جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو یا ئے متکلم کی طرف مضاف ہو	تینوں حالت میں اعراب تقدیری ہوگا۔	جَاءَ مُوسَى جَاءَ غُلَامِي رَأَيْتُ مُوسَى، رَأَيْتُ غُلَامِي مَرَرْتُ بِمُوسَى مَرَرْتُ بِغُلَامِي
۸	۱۵	اسم منقوص جس کے آخر میں یا ئے ماقبل مکسور ہو	حالت رفع میں ضمہ تقدیری حالت نصب میں فتح لفظی حالت جر میں کسر تقدیری	جَاءَ الْقَاضِي رَأَيْتُ الْقَاضِيَّ مَرَرْتُ بِالْقَاضِيَّ
۹	۱۶	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	حالت رفع میں واو تقدیری حالت نصب و جر میں یا ئے ماقبل مکسور	هَؤُلَاءِ مُسْلِمُونَ سَأَيْتُ مُسْلِمِينَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ
<p>فائدہ:- مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُونَ تھا جب اس کو یا ئے متکلم کی طرف مضاف کیا۔ تو نون جمع کا بوجہ مضافات گر گیا۔ مُسْلِمُوئی رہ گیا۔ اب واو اوری جمع ہوئے۔ واو ساکن تھا اس لئے بقاعدہ مَرَّحِیَّ واو کوئی سے بدل کر تی کو تی میں ادغام کیا مُسْلِمِيَّ ہوا</p>				

پھر ضمہ میم کوئی کی مناسبت کی وجہ سے کسر سے بدلا۔ مُسْلِمِی ہو گیا۔
 فائدہ :- مُسْلِمِی کی نصبی و جبری حالت کی اصل مُسْلِمِیْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم
 کی نصبی و جبری حالت میں ی ما قبل مکسور ہوتی ہے اس لئے یہاں اضافت کا نون گرا
 دینے کے بعد واو کوئی سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ نصبی و جبری حالت
 کی وجہ سے پہلے ہی سے ی موجود ہے۔ اس لئے صرف ی کوئی میں ادغام کر دیں
 گے خوب سمجھ لو۔

فصل ۱۲۔ توابع

واضح ہو کہ جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک
 ہی جہت سے پہلے کے موافق ہو تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔
 پس تابع وہ دوسرا اسم ہے جو اپنے پہلے اسم کے ایک جہت سے اعراب میں موافق ہو۔
 تابع کی پانچ قسمیں ہیں: صفت۔ تالیف۔ بدل۔ عطف بحرف۔ عطف بیان۔
 صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ابھی یا بُری حالت کو ظاہر کرے جیسے جَاءَ فِي
 رَجُلٍ عَالِمٍ۔ اس مثال میں عَالِمٌ نے رَجُلٍ متبوع کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے یا متبوع
 کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے جیسے جَاءَ فِي رَجُلٍ عَالِمٍ أَبُوهُ۔ اس میں عَالِمٌ نے
 أَبُوہ کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے جو رَجُلٍ متبوع کا متعلق ہے۔
 پس صفت کی دو قسمیں ہوتیں۔ ایک وہ جو اپنے متبوع کی حالت ظاہر کرے۔ دوسری
 وہ جو متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ تعریف۔ تنکیر۔ تذکیر
 تانیث۔ افراد۔ تشبیہ۔ جمع۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ جیسے عِنْدِي رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رَجُلَانِ
 عَالِمَانِ۔ رَجَالٌ عَالِمُونَ۔ اِمْرَاُةٌ عَالِمَةٌ۔ اِمْدَانِ عَالِمَتَانِ۔
 نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔

دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: تعریف - تکثیر - رنح - نصب - جر۔ جیسے جَاءَتْ نَحْنُ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ ابْنُهَا۔ اس مثال میں عَالِمَةٌ اور امْرَأَةٌ کا اعراب تو ایک ہے مگر چونکہ عَالِمٌ سے ابْنُهَا کی حالت ظاہر ہوتی ہے، اس لئے عَالِمٌ مذکر لایا گیا۔

فائدہ: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ سے بھی کر سکتے ہیں۔ اور اس جملہ میں ضمیر کا لانا ضروری ہوتا ہے جو نکرہ کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے جَاءَ فِي رَجُلٍ أَبُوهُ عَالِمٌ۔
ترکیب (۱) جَاءَ فِي رَجُلٍ عَالِمٌ۔ جَاءَ فعل ن وقایہ کا ہی متکلم کی مفعول بہ رَجُلٌ موصوف - عَالِمٌ صفت - موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۲) جَاءَتْ نَحْنُ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ ابْنُهَا۔ جَاءَتْ فعل ن وقایہ کا۔ ہی متکلم کی مفعول بہ۔ امْرَأَةٌ موصوف - عَالِمَةٌ اسم فاعل۔ ابْنُ مضاف، ہا مضاف الیہ مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَالِمٌ کا۔ عَالِمٌ اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَتْ کا۔ جَاءَتْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۳) جَاءَ فِي رَجُلٍ أَبُوهُ عَالِمٌ۔ جَاءَ فعل ن وقایہ کا ہی متکلم کی، مفعول بہ رَجُلٌ موصوف، أَبُو مضاف، عَالِمٌ مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو: رَأَيْتُ امْرَأَةً عَالِمَةً۔ مَرَسَتْ بِرَجُلٍ عَالِمَةٍ بِذَاتِهَا۔
جَاءَ فِي رَجُلٍ مَاتَ أَبُوهُ۔ أَخْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الطَّالِبَ أَهْلَهَا۔ أَسْكَنُ فِي تِلْكَ الدَّائِرَةِ الْمُفْتَوِّحِ بِأَبِهَا۔

(۲) تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو یا شامل ہونے کو خوب ثابت کر دے کر سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ کہ اس میں دوسرے زَيْدٌ نے جو تاکید ہے پہلے زَيْدٌ کی نسبت کو جو جَاءَ کی طرف مہر رہی ہے خوب ثابت کر دیا کہ زید کے آنے میں کچھ شک نہیں رہا۔ اور جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اس میں كُلُّهُمْ جو تاکید ہے اُس نے قوم کے شامل ہونے کو خوب ثابت کر دیا کہ ساری قوم آگئی۔ ایک بھی باقی نہ رہا۔
تاکید کی دو قسمیں ہیں:۔ لفظی۔ معنوی۔

تاکید لفظی، وہ ہے جس میں لفظ مکرر لایا جائے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ۔
تاکید معنوی، آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے: نَفْسٌ۔ عَيْنٌ۔ كَلَامٌ۔ كُلٌّ۔ كُلٌّ۔
أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ
نَفْسٌ۔ عَيْنٌ؛ یہ دو لفظ واحد تثنیہ۔ جمع۔ تینوں کی تاکید کے لئے آتے ہیں بشرطیکہ ان کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ۔ جَاءَ زَيْدٌ اِنْ اَنْفُسُهُمْ۔ جَاءَ زَيْدٌ اِنْ اَنْفُسُهُمْ۔

عَيْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو۔ جَاءَ زَيْدٌ عَيْنُهُ الخ
كَلَامٌ تثنیہ مذکر اور كَلَامٌ تثنیہ مؤنث کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ كَلَامُهُمَا۔ جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ كَلَامُهُمَا۔
كُلٌّ۔ أَجْمَعُ۔ یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے واسطے آتے ہیں جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ۔ جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔ اِسْتَرَيْتُ الْفَرَسَ أَجْمَعَهُ۔ جَاءَ النَّاسُ أَجْمَعُونَ۔

أَكْتَعُ۔ أَبْتَعُ۔ أَبْصَعُ تابع ہوتے ہیں أَجْمَعُ کے یعنی بغیر أَجْمَعُ کے نہیں آتے اور نہ أَجْمَعُ پر مقدم آتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ۔ أَكْتَعُونَ۔ أَبْتَعُونَ۔ أَبْصَعُونَ۔

ترکیب: جَاءَ نَعْلٌ - الْقَوْمُ مُوَكَّدٌ - كُلُّ مُضَافٍ - هُوَ مُضَافٌ إِلَيْهِ - مَضَافٌ مَضَافٍ
 الیہ مل کر تاکید، اَجْمَعُونَ دوسری تاکید۔ موكد اپنی دونوں تاکیدوں سے ملکر فاعل
 ہوا باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو: سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ - رَأَيْتُ الْأَمِيرَ نَفْسَهُ -

(۳) بدل وہ تابع ہے کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہو متبوع مقصود نہ ہو۔ بدل کی چار
 قسمیں ہیں: بَدَلُ الْكُلِّ - بَدَلُ الْبَعْضِ - بَدَلُ الْأَشْتِمَالِ - بَدَلُ الْغَلَطِ۔

بدل الكل: وہ بدل ہے کہ اس کا اور بدل منہ کا ایک مطلب ہو۔ جیسے جَاءَ فِي
 سَرِيٍّ أَخُوكَ - قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَرَّةً الْآدَبِ -

بدل البعض:۔ وہ بدل ہے جو اپنے بدل منہ کا ایک حصہ ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ رَأْسَهُ -
 بدل الاشتمال: وہ بدل ہے کہ اس کا بدل منہ سے کچھ لگاؤ ہو۔ جیسے سَلِبَ سَرِيٌّ
 ثَوْبَةً - سَرِيٌّ عَمْرٌ وَمَالُهُ -

بدل الغلط:۔ وہ بدل ہے کہ غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے اشْتَرَيْتُ فَرَسًا حَبَارًا
 میں نے گھوڑا خریدا نہیں نہیں گدھا۔ جَاءَ فِي زَيْدٍ جَعْفَرٌ - آیا میرے پاس زید -
 نہیں نہیں جعفر۔

عطف بحرف، وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے۔ اور جو نسبت متبوع کی طرف
 ہو وہی تابع کی طرف ہو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جیسے
 جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌ - تو جیسے جَاءَ کی نسبت زَيْدٌ کی طرف ہے، ایسے ہی
 حرف عطف کے واسطے سے عَمْرٌ کی طرف ہے۔

عطف بیان:۔ وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا۔ لیکن اپنے متبوع کو صاف طور
 پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اور وہ دونوں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ
 زَيْدٌ أَبُو عَمْرٍ یعنی زید آیا جو ابو عمرو کنیت سے مشہور ہے۔ تو یہاں أَبُو عَمْرٍ عطف

بیان ہے اور جَاءَ أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ اللَّهِ۔ یعنی ابو ظفر آیا جو عبد اللہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں عبد اللہ عطف بیان ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ فِي زَيْدٍ أَخُوكَ۔ جَاءَ فعل۔ ن وقایہ کا۔ جی متکلم کی مفعول بہ زَيْدٌ مبدل منہ أَخُو مضاف۔ لک مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، بدل مبدل منہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۲) ضَرَبَ زَيْدٌ رَأْسَهُ۔ ضَرَبَ فعل مجہول زَيْدٌ مبدل منہ۔ رَأْسٌ مضاف لہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا۔ بدل مبدل منہ مل کر مفعول مالم یسم فاعلہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۳) اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا جَمَادًا۔ اِشْتَرَيْتُ فعل با فاعل فَرَسًا مبدل منہ جَمَادًا بدل۔ بدل مبدل منہ مل کر مفعول بہ ہوا۔ اِشْتَرَيْتُ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۴) جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرُو جَاءَ فعل۔ زَيْدٌ معطوف علیہ۔ واو صرف عطف عَمْرُو معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۵) جَاءَ زَيْدٌ أَبُو عَمْرٍو۔ جَاءَ فعل۔ زَيْدٌ متبوع۔ أَبُو مضاف عَمْرٍو مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تابع عطف بیان ہوا۔ متبوع تابع مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو

قَطَعَ زَيْدٌ يَدَهُ	قَامَ عَمْرُو أَبُوكَ
بَعَثَ جَمَلًا فَرَسًا	سُرِقَ حَبِيدٌ نِعَالُهُ
جَاءَ أَبُو الظَّفَرِ عَبْدُ اللَّهِ	ذَهَبَ بَكْرٌ وَ خَالِدٌ

فصل ۱۷ عوایل لفظی و معنوی

عوایل اعراب کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی و معنوی

لفظی عامل وہ ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے عَلَى الْأَرْضِ میں عَلَى نے اَرْضِ کو مجرور کر دیا۔ اور جَاءَ سَيِّدُی میں جَاءَ نے زَيْدُ کو مضموم کر دیا۔
لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروف (۲) اسماء (۳) افعال۔

فصل ۱۸ حروف عاملہ در اسم

جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) حروف جبر جو اسم کو زیر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں ۛ

بَاوَتْاَوْكَافَ وَلَاوَمَوْاَوَمَنْدَوَمَنْدَ خَلَا رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِی عَيْنٍ عَلَی حَتَّى إِلَى

مثالیں

مَرَسَتْ بِزَيْدٍ۔ تَالَهُ لَفَعْلَكَ كَذَا۔ زَيْدٌ كَالْأَسَدِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ۔
وَاللَّهُ لَفَعْلَكَ كَذَا۔ مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ مَا جَاءَنِي سَيِّدٌ
مُنْذُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ۔ جَاءَ فِي الْقَوْمِ خَلَا سَيِّدٌ۔ سُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ
بِعِلْمِهِ۔ جَاءَ فِي الْقَوْمِ حَاشَا سَيِّدٌ۔ جَاءَ فِي الْقَوْمِ عَدَا سَيِّدٌ۔ سَيِّدٌ
فِي الدَّارِ۔ سَأَلْتُهُ عَنْ أَمْرِ۔ قَامَ سَيِّدٌ عَلَى السَّطْرِ۔ أَكَلْتُ الشَّهْكَ
حَتَّى سَأَسْهَكَ۔ سِرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

(۲) حروف مشبہ بفعل، جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور یہ چھ ہیں ۛ

إِنَّ اورَ أَنَّ۔ كَانَ۔ لَيْتَ۔ لَكِنَّ۔ نَعَلَّ
اسم کے ناصب ہیں اور رفع خبر کے داتا

مثالیں

إِنَّ نَزِيدًا قَائِمٌ - بَلَّغْنِي أَنْ نَزِيدًا مُنْطَلِقٌ - كَانَ نَزِيدًا
أَسَدٌ - غَابَ نَزِيدٌ وَلَكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ - كَيْتَ نَزِيدًا قَائِمٌ
لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي -

(۳) ماو لا جو عمل کرنے میں لیکن کے مشابہ ہیں ۷

ماو لا کا ہے عمل اِنَّ وَاَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں یہ ناصب خبر کے ہیں سدا

مثالیں: مَا نَزِيدٌ قَائِمًا - لَا نَزَجُلٌ ظَرِيفًا -

(۴) لائے نفی جنس:۔ اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع
جیسے لَا غُلَامٌ مَّا جُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ -

اور اگر اسم نکرہ مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے لَا نَزَجُلٌ فِي الدَّارِ - اور اگر بعد
لا کے معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لا کو دوبارہ لانا ضروری ہوگا۔ اور لا کچھ عمل نہ
کرے گا اور معرفہ مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا جیسے ۷

لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو لَا خَالِدٌ هَهُنَا وَلَا سَعِيدٌ

اور اس کو یوں سمجھو کہ جب دو معرفوں کا کسی جگہ نہ ہونا بتایا جائے تو اس ترکیب کے
ساتھ بتائیں کہ لا دوبارہ ہر معرفہ کے شروع میں لائیں اور معرفوں کو رفع کے ساتھ پڑھیں
اور اگر دونوں کا نہ ہونا ظاہر کریں تو دونوں کو پانچ طرح کہہ سکتے ہیں۔

۱۔ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا أَمْرَأَةٌ ۲۔ لَا زَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا أَمْرَأَةٌ

۳۔ لَا زَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا أَمْرَأَةٌ ۴۔ لَا زَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا أَمْرَأَةٌ

۵۔ لَا زَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا أَمْرَأَةٌ

(۵) حروفِ ندا، جو منادئی مضاف کو نصب کرتے ہیں اور یہ پانچ ہیں۔

یا۔ ایا۔ ہیا۔ ائی۔ اے جیسے یا عِبَدَ اللہ۔ ائی اور ہمزہ نزدیک کے واسطے اور ایا و ہیا دور کے واسطے اور یا عام ہے۔

۶۔ واو بمعنی مع جیسے اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةُ۔

۷۔ الا حرف استنار جیسے جَاءَ الْقَوْمُ الْاَزِيدُ۔

فصل ۱۹ حروف عالمہ و فعل مضارع

فعل مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ناصب (۲) جازم۔ حروف ناصب یہ ہیں۔

اَنْ وَلَنْ پھر گئے اِذَنْ ہیں یہ حروف ناصب کرتے ہیں منصوب تقبل کو بے روئے وریا

مثالیں

① اَنْ جیسے اُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی

اُرِيْدُ قِيَامَكَ۔ اس لئے اس کو اَنْ مصدر یہ کہتے ہیں۔

② لَنْ جیسے لَنْ يَنْهَبَ عَمَّاؤَ۔ لَنْ تاکید نفی کے واسطے آتا ہے۔

③ كَيْ جیسے اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

④ اِذَنْ جیسے اِذَنْ اَشْكُرْكَ۔ اس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے

اَنَا اَعْطَيْتُكَ دِيْنًا مَّا۔

فائدہ: اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے۔

(۱) حَتّٰی جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (۲) لام جحد جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ

لِيُعَذِّبَهُمْ (۳) اَوْ جو الی اَنْ۔ یا۔ اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو۔ جیسے لَا لَزَمَتَكَ

اَوْ تُعْطِيْنِي حَقّٰی اِیْ اِلٰی اَنْ تُعْطِيْنِي حَقّٰی۔

(۴) واؤ صرف، اور یہ اس واؤ کو کہتے ہیں کہ جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہو وہ اس واؤ کے مدخول پر داخل نہ ہو سکے جیسا کہ اس شعر میں ہے۔

لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقِي وَتَأْتِي مِثْلَهُ | عَارُ عَلَيْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِيمُهُ

پس اس شعر میں واؤ صرف کا مدخول تَأْتِي مِثْلُهُ ہے اس پر لَا تَنْهَ کی لا داخل نہیں ہو سکتی۔ معنی شعر کے یہ ہیں کہ جس بڑے کام کو تو کرتا ہے، اُس سے دوسروں کو مت روک۔ کیونکہ اگر تو ایسا کرے گا تو یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔

(۵) لَا مَرُگِی جیسے اَسْلَمْتُ لِأَدْخَلَ الْجَنَّةَ

(۶) فاجو چھ چیز کے جواب میں ہو۔ امر نہی۔ نفی۔ استفہام۔ تمنی۔ عرض
(۱) امر جیسے نَارُفِي فَأَكْرَمَكَ۔

(۲) نہی جیسے لَا أَشْتَمِنِي فَأَهْيَنَكَ۔

(۳) نفی جیسے مَا تَأْتِينَا فَتُحَدِّثُنَا۔

(۴) استفہام جیسے أَيْنَ بَيْتِكَ فَأَسْأُورَكَ۔

(۵) تمنی جیسے لَيْتَ لِي مَالًا فَأَنْفِقَ مِنْهُ۔

(۶) عرض جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا۔

صروف باز مرہ پانچ ہیں یہ

إِنْ وَلَمْ، لَمَّا وَلَمْ، أَمْرٌ وَلَا تَنْهَى
فعل کو کرتا ہے جزم ان میں سے ہر اک بے دغا

مثالیں

لَمْ يَنْصُرْ - لَمَّا يَنْصُرْ - لَيْنُصُرْ - لَا يَنْصُرْ - إِنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ

إِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے إِنْ تَضْرِبْ، أَضْرِبْ۔ جملہ اول کو شرط اور جملہ دوم کو جزا کہتے ہیں اور یہ إِنْ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی

پڑائے۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرْبًا۔

فائدہ (۱) اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا تو ف جزا میں لانا ضروری ہوگا۔ جیسے اِنْ تَابَتْ فَاَنْتَ مُكْرَمٌ۔ اِنْ رَاَيْتَ نَارًا فَاَكْرِسْ۔ اِنْ اَنَّاكَ عَمْرُوً فَلَا تَهِنُ۔ اِنْ اَكْرَمْتَنِي فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔

فائدہ (۲) جب ماضی دعا کے موقع پر آئے یا اس پر صرف شرط یا اسم موصول داخل ہوتو مستقبل کے معنی میں ہو جائے گی۔

فصل ۲۰ عمل افعال

جاننا چاہئے کہ کوئی فعل ایسا نہیں ہو عمل زکرتا ہو۔ اور عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) مَعْرُوف (۲) مَجْهُول۔

پھر فعل معروف کی دو قسمیں ہیں (۱) لاسما (۲) متعدی۔

فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع کرتا ہے، جیسے قَامَ سَيِّدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرُوٌ۔ اور فعل متعدی چھ اسم کو نصب کرتا ہے۔ اور وہ چھ اسم یہ ہیں۔

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول معہ (۴) مفعول لہ (۵) حال (۶) تمیز ان کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے۔

فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب جیسے۔

ضَرَبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِمَامَ الْاُمِّيِّ ضَرْبًا شَدِيدًا فِي دَارِهِ تَادِيْبًا
فعل مجہول کو فعل مَالَهُ يُسَيِّرُ فَاعِلُهُ اور اس کے مرفوع کو مفعول مَالَهُ يُسَيِّرُ
فَاعِلُهُ کہتے ہیں۔

فعل متعدی

(۱) متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ سَيِّدٌ عَمْرُوًا۔

۲۔ متعدي بہ دو مفعول، جس میں ایک مفعول کا ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے اَعْطَى۔ اور جو اس کے ہم معنی ہو، جیسے اَعْطَيْتُ سَرِيْدًا اِدْرَهْمًا۔ یہاں اَعْطَيْتُ سَرِيْدًا بھی جائز ہے۔

(۳) متعدي بہ دو مفعول، جس میں ایک مفعول لانا جائز نہیں ہے۔ اور یہ افعال قلوب میں ۷

ہیں رَأَيْتُ اور وَجَدْتُ اور عَلِمْتُ اور زَعَمْتُ
پھر حَسِبْتُ اور خَلْتُ اور ظَنَنْتُ بے خطا
تین پہلے ہیں یقین کے واسطے تو کر یقین
اور تین آخر کے ہیں شک کے لئے بے شک دلا
درمیاں شک اور یقین کے ہے جو فعل مشترک
ہے زَعَمْتُ درمیاں چھ کے جو ہے اوپر لکھا

مثالیں

- (۱) رَأَيْتُ سَعِيْدًا اِذَا هَبًا (۲) وَجَدْتُ رَشِيْدًا اَعَالِيًا
(۳) عَلِمْتُ عَمْرُوًا اَمِيْنًا (۴) زَعَمْتُ اللّٰهُ غَفُوْرًا (برائے یقین)
(۵) زَعَمْتُ الشَّيْطٰنُ شَكُوْرًا (برائے شک) (۶) حَسِبْتُ زَيْدًا اَفْضَلًا
(۷) خَلْتُ خَالِدًا اَقْرَبًا (۸) ظَنَنْتُ بَكْدًا تَائِبًا۔
۴۔ متعدي بہ سہ مفعول، اور وہ یہ ہیں۔ اَعْلَمَ۔ اَسَی۔ اَنَبَ۔ اَخْبَرَ۔
خَبَرَ۔ نَبَا۔ حَدَّثَ جیسے اَعْلَمْتُ سَرِيْدًا عَمْرًا اَفْضَلًا اَرَيْتُ عَمْرًا
خَالِدًا اَنَا رَبًّا۔ یہ سب مفعولات مفعول بہ ہیں۔

افعال ناقصہ :- یہ افعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ

۷۔ یعنی ایک مفعول کے ذکر پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے جبکہ ایک مفعول کے ساتھ دوسرے کا ذکر کرنا ضروری نہ ہو ۱۲

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب کرتے ہیں۔ اور یہ تیرہ ہیں ۷

كَانَ - صَارَ - أَصْبَحَ - أَمْسَى فَأَصْبَحِي - ظَلَّ - بَاتَ
مَا بَدَرَخَ - مَا دَامَ - مَا انْفَكَ - لَيْسَ ہے اور مَا فَتَى
ایسے ہی مَا زَالَ پھر ان سے جو مشتق فعل ہوں
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

مثالیں

- (۱) كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا۔ (۲) صَبَاءُ الطَّيْنُ خَزَفًا۔
(۳) أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا۔ (۴) أَصْبَحِي زَيْدٌ حَاكِمًا۔
(۵) أَمْسَى عَمْرُو قَائِمًا۔ (۶) ظَلَّ بَكْرٌ كَاتِبًا۔
(۷) بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا۔ (۸) اجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا۔
(۹) مَا بَدَرَخَ خَالِدٌ صَابِئًا۔ (۱۰) مَا انْفَكَ وَحِيدٌ عَاقِلًا۔
(۱۱) مَا فَتَى سَعِيدٌ قَاضِلًا۔ (۱۲) مَا زَالَ بَكْرٌ عَالِمًا۔
(۱۳) لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا۔

افعال مقاربہ ۷

ہیں جو افعال مقاربہ مثل ناقص ان کو جان !
پارہیں وہ اَوْشَكَ - كَادَ - كَرَبَ دِیْگَر عَسَى
رفع دیتے اس کے کو ہیں اور خبر کو وہ نصب
ہے یہی ان کا عمل تو کر نہ شک اس میں ذرا

مثالیں

- (۱) عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ (۲) عَسَتْ الْمَرْأَةُ أَنْ تَقُومَ۔
(۳) كَادَ عَمْرُو يَذْهَبَ (۴) كَرَبَ خَالِدٌ يَجْلِسُ۔

(۵) اَوْشَكَ بِكَ أَنْ يَجِيءَ.

افعال مدح و ذم ۷

چار فعل مدح و ذم ہیں رافع اسمائے جنس
اور وہ بِشَسْ - سَاءُ اور نَعَمْ - حَبَّنَا
بِشَسْ - سَاءُ برائے ذم، بچوان سے ملامت
تاکہ دنیا اور عقبیٰ میں تمہارا ہو بھلا
ہیں برائے مدح نَعَمْ حَبَّنَا اے جان من
پس کرو تم فعل قابل مدح کے صبح و مسا

مثالیں

(۲) سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

(۱) بِشَسْ الرَّجُلُ عَمْدُو

(۴) حَبَّنَا زَيْدٌ

(۳) نَعَمْ الرَّجُلُ عَمْدُو

فائدہ :- جو کچھ ان افعال کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بِالْمَدْحِ
یا مخصوص بِالذَّمِّ کہتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ فاعل مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ ہو جیسے نَعَمْ
الرَّجُلُ عَمْدُو۔ یا مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کی طرف مضاف ہو جیسے نَعَمْ صَاحِبُ الْعِلْمِ
بَكَرٌ۔ یا فاعل ضمیر مستتر جو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو جیسے نَعَمْ سَرَجُلًا زَيْدٌ
اس مثال میں نَعَمْ کا فاعل هُوَ نَعَمْ میں مستتر ہے۔ اور سَرَجُلًا منصوب تمیز
ہے۔ کیونکہ هُوَ مبہم ہے۔

حَبَّنَا زَيْدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اس کا فاعل ہے اور زَيْدٌ مخصوص
بالمَدْح۔ اسی طرح بِشَسْ الرَّجُلُ عَمْدُو اور سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔
افعال تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرور سے آتے ہیں۔
اول مَا أَفْعَلَهُ جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا۔ تقدیر اس کی یہ ہے۔ اَشْيَ شَيْءٌ أَحْسَنَ

زَيْدًا ۱۔ مَا بِمَعْنَى أَيْ شَيْءٍ مَحَلِّ رَفْعٍ مَبْتَدَأٌ هُوَ اور أَحْسَنَ مَحَلِّ رَفْعٍ مِثْلُ خَبَرٍ هُوَ۔
اور فاعل أَحْسَنَ کا هُوَ اس میں مستتر ہے اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

تَرْكِيبِ اس کی یوں ہے کہ مَا مَبْتَدَأُ أَحْسَنَ فَعْلٍ۔ اس میں ضمیر هُوَ وہ اس کا فاعل
زَيْدًا مفعول بہ۔ فَعْلٍ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوتی مبتدا
کی مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوم۔ اَفْعُولٌ بِهٖ جیسے أَحْسَنُ بِزَيْدٍ۔ أَحْسَنُ صِیغۂ امر ہے بمعنی فَعْلٌ یَفْعَلُ تَقْدِیرِ
اس کی یہ ہے، أَحْسَنَ زَيْدًا۔ یعنی صَادَرَدَ أَحْسَنُ اور بَارِزٌ ہے۔

فصل ۲۱ اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔

۱۔ اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ اور وہ نو ہیں ۵

فعل کے نواسم جازم ہیں یہ سُن لَو اے عزیز
پانچ ان میں سے ہیں مَن، مَهْمَا، مَتَّى۔ اِذَا مَا
پھر چھٹا اُی کو جانو ساتواں ہے حَتَّی
آٹھواں اُنَّی کو سمجھو اور نواں ہے اَیْمَا

مثالیں

مَنْ یُکْرِمْ نِیَّ اُکْرِمْهُ مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ مَتَّى تَذْهَبْ اَذْهَبْ
اِذَا مَا تَسَافِرْ اَسَافِرْ مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ اَیْمَمَا یَضْرِبْنِی اَضْرِبْهُ
حَتَّی تَقْعُدْ اَقْعُدْ اُنَّی تَکْتُبْ اَکْتُبْ اَیْمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ

(۲) اسمائے افعال اور وہ نو ہیں۔

نو ہیں بس اسمائے افعال ان میں رافع تین ہیں دُؤ ہیں هِمَمَاتٌ اور شَتَانٌ تیسرا سَرَعَانٌ ہوا
چھ ہیں ناصب دُونَكَ، بَلَدُكَ، عَلَیْكَ، حَتَّیْكَ پھر مَرَّویدٌ اور هَا کو یاد رکھ اے با وفا

مثالیں:۔ ھِہْمَاتُ زَيْدٌ شَتَانُ زَيْدٌ وَعَمْرُو سَرْعَانُ عَمْرُو۔ یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں۔ اور اسم کو بوجہ فاعلیت رفع کرتے ہیں:۔
 دُونَكَ عَمْرُو بَلَّهٖ سَعِيدًا۔ عَلَيكَ بَكْرًا۔ حَيْهَلِ الصَّلَاةِ۔ سُرَّوَيْدُ زَيْدًا۔ هَا خَالِدًا۔ یہ چھ اسم امر حاضر کے معنی میں آتے ہیں، اور اسم کو بوجہ مفعولیت نصب کرتے ہیں۔

۳۔ اسم فاعل: یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے۔ یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، دو شرطوں کے ساتھ ایک تو یہ کہ اسم فاعل معنی میں مال یا استقبال کے ہو دوسرے یہ کہ اس سے پہلے مبتدا ہو جیسے سُرَّوَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوہُ۔ سُرَّوَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوہُ عَمْرُو۔

یا موصوف ہو جیسے مَرَّتْ بِرَجُلٍ ضَارِبٌ أَبُوہُ بَكْرًا۔
 یا موصول ہو جیسے جَاءَنِي الْفَائِزُ أَبُوہُ۔ جَاءَنِي الضَّارِبُ أَبُوہُ عَمْرُو۔
 یا ذوالحال ہو جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غَلَامَةً فَرَسًا۔
 یا ہمزہ استفہام ہو جیسے أَضَارِبُ زَيْدٌ عَمْرُو۔
 یا صرف نفی ہو جیسے مَا قَائِمٌ سُرَّوَيْدٌ۔

وہی عمل جو قائم یا ضرب کرتا تھا، قائم یا ضارب کرتا ہے۔
 ۴۔ اسم مفعول:۔ یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے معنی مفعول مالم دَیْسَمَ فاعلہ کو رفع دیتا ہے۔ اور اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں:۔
 اوّل یہ کہ معنی میں مال یا استقبال کے ہو۔

دُومرہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو۔ جیسے سُرَّوَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوہُ وَعَمْرُو مُعْطَى غَلَامَةً دَسَاهِمًا۔ بَكْرٌ مَعْلُومٌ ابْنُہُ فَاضِلًا وَخَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُہُ عَمْرُو فَاضِلًا وہی عمل جو ضرب۔ اُعْطِيَ۔ اُخْبِرَ کرتے تھے،

مَضْمُونٌ - مُعْطًى - مَعْلُومٌ - مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

۵۔ صفت مشبہہ: یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرطِ مذکور جیسے نَرِيدُكَ حَسَنٌ غُلَامٌ۔ وہی عمل جو حَسَنٌ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

۶۔ اسم تفضیل: اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔

وَنَ مِنْ کے ساتھ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

الْفَتْ وَکَلَام کے ساتھ جیسے جَاءَنِي نَرِيدٌ الْأَفْضَلُ۔

اضافات کے ساتھ، جیسے نَرِيدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

اسم تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے، اور وہ ضمیر ہو ہے جو اس میں

مستتر ہے۔

۷۔ مصدر: بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو، اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔ جیسے أَعْجَبَنِي

ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرٍو۔

۸۔ اسم مضاف: یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي غُلَامٌ زَيْدٍ یہاں

لام حقیقت میں مقدر ہے، کیونکہ تقدیر اس کی یہ ہے۔ غُلَامٌ لَزَيْدٍ۔

۹۔ اسم تام: تمیز کو نصب کرتا ہے۔ اور اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے۔ جیسے

مَا فِي السَّمَاءِ قَدْ رَأَى رَاحَةً سَخَابًا۔

یا تقدیر تنوین سے جیسے عِنْدِي أَحَدُ عَشَرَ رَجُلًا۔ زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔

یا نون تشبیہ سے جیسے عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرَّا۔

یا مشابہ نون جمع سے جیسے عِنْدِي عِشْرُونَ دِرْهَمًا۔

۱۰۔ اسمائے کنایہ: کَمٌ - كَذَا۔

کَمٌ کی دو قسمیں ہیں: استغفامیہ - خبریہ۔

کَمٌ استغفامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور کَذَا بھی۔ جیسے کَمٌ رَجُلًا عِنْدَكَ۔

عِنْدِي كَذَا دَهَبًا

گم خبر یہ تمیز کو جبر دیتا ہے۔ جیسے گم مالِ اَنْفَقْتُ وَكَمْ دَارٍ بَنَيْتُ۔ اور کبھی
مَنْ جَارَهُ كَمْ خَيْرٍ کی تمیز پر آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے گم مِّنْ مَّلِكٍ فِي السَّمَوَاتِ۔

فصل ۲۲ احوال کی دوسری قسم معنوی

عال معنوی وہ ہے جو ظاہری لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ابتدا یعنی خالی ہونا اسم کا احوال لفظی سے۔ مبتدا کو رفع کرتا ہے۔ جیسے، زَيْدٌ
قَائِلٌ۔ اس میں زید مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے۔ اور قَائِلٌ خبر بھی ابتدا
سے مرفوع ہے۔ گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتدا ہی عامل ہے۔

یہاں دوند مہب اور ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابتدا تو مبتدا میں عمل کرتی ہے اور مبتدا خبر
میں۔ دوسرے یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عمل کرتا ہے۔ یعنی مبتدا
خبر میں اور خبر مبتدا میں۔

۲۔ فعل مضارع میں ناصبِ جازم کا نہ ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے۔ جیسے يَضْرِبُ
زَيْدٌ۔ یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔

فصل ۲۳ احوال غیر عالمہ

احوال غیر عالمہ کی سولہ قسمیں ہیں،

۱۔ حروف تنبیہ: اَلَا۔ اَمَّا۔ هَا۔ یہ حروف جملہ پر آتے ہیں۔ مخاطب سے غفلت
دور کرنے کے لئے جیسے اَلَا زَيْدٌ قَائِلٌ اَمَّا عَمْرُوٌّ نَائِلٌ۔ هَا اَنَا حَاضِرٌ۔

۲۔ حروف ایجاب: نَعَمْ۔ بَلَىٰ۔ اَجَلٌ۔ اَيْ۔ جَدِيدٌ۔ اِنَّ۔

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں۔ جیسے کوئی کہے
مَا جَاءَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ یعنی مَا جَاءَ زَيْدٌ ایسے ہی
جب کہا جائے ذَهَبَ عَمْرُوٌّ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ یعنی ذَهَبَ عَمْرُوٌّ

بَلٰی منفی کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلٰی۔ یعنی بَلٰی اَنْتَ رَبَّنَا۔

ای مثل نَعَمْ کے ہے۔ لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے اَقَامَ زَيْدٌ۔ اس کے جواب میں کہا جائے کَاِیَّ وَاللّٰہِ رَاہِ (اللہ کی قسم)۔

اَجَلٌ اور جَزِیٌّ بھی مثل نَعَمْ کے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ قسم ضروری نہیں۔

اِنَّ بھی ایسا ہی ہے لیکن اس کا استعمال کم آتا ہے۔

۳۔ حروف تفسیر اور وہ دو ہیں، اُنِی وَاُنِ جیسے جَاؤُنِی زَیْدُ اَیْ اَبُوکَ۔ اور قرآن مجید میں ہے نَادِیْنَاکَ اَنْ یَّا اِبْرٰہِیْمُ یعنی نَادِیْنَاکَ بِلَفْظِ هُوَ قَوْلُنَا یَا اِبْرٰہِیْمُ۔

۴۔ حروف مصدریہ اور وہ تین ہیں مَا وَاَنْ وَاَنَّ۔

مَا وَاَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں جیسے ضَاقَتْ عَلَیْہِمُ الْاَسْرَافُ بِمَا رَحَبَتْ اَیْ بِرَحْبَتِہَا وَاَعَجَبْنِیْ اَنْ مَرَبْتُ اَیْ ضَرَبْتُ۔

اَنْ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے بَلَغْنِیْ اَنْ زَیْدٌ اَنَا لَمْ اَیْ نَوْمٌ۔

۵۔ حروف تخفضیض اور وہ چار ہیں، اَلَا۔ هَلَا۔ لَوْ مَا۔ لَوْلَا۔

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں تو ابھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہوگا۔ جیسے هَلَا نَضَلُّیْ؟ تو کیوں نماز نہیں پڑھتا؟ اور اسی واسطے ان کو حروف تخفضیض کہتے ہیں۔ کیونکہ تخفضیض کے معنی ہیں ابھارنا اور رغبت دلانا۔ خوب سمجھ لو۔

اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے هَلَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ؟ تو نے عصر کی نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس لئے ان کو حروف تنذیم بھی کہتے ہیں۔

۷۔ حرف تَوَقُّع، اور یہ قَدْ ہے۔ یہ حرف ماضی کو ماضی قریب کر دیتا ہے۔ اور بے شک کے معنی دیتا ہے اور مضارع میں تَقْلِيل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ جَاءَ زَيْدٌ زید آیا ہے یا بے شک زید آیا ہے۔ اور قَدْ يَجِيئُ زَيْدٌ زید کبھی آتا ہے۔ اور کبھی مضارع میں بھی بے شک کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللہ بیشک اللہ جانتا ہے۔

۸۔ حروف استفہام، اور وہ تین ہیں؛ مَا۔ هَنَذَه۔ هَلْ۔

یہ تینوں شروع میں آتے ہیں۔ جیسے مَا اسْمُكَ؟ اَنَا يَدٌ قَائِمٌ؟ هَلْ نَزِيدٌ قَائِمٌ؟

۸۔ حرف رَدُّع کَلَّا ہے اور یہ اکثر انکار و منع کے لئے آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے کَعَزَ نَزِيدٌ۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کَلَّا ہرگز نہیں۔ اور کَلَّا حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۵ بے شک قریب ہے کہ تم جانو گے۔

۹۔ تنوین، اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے۔ جن میں سے دو یہ ہیں:-

(۱) تَمَكِّنْ جیسے نَزِيدٌ (۲) عوض جیسے يَوْمَئِذٍ۔

يَوْمَئِذَا ذُ، کَانَ کَذَا کی عوض بولا جاتا ہے اور جِيئَ نَزِيدٌ کو حِيْنَ اِذَا کَانَ کَذَا کی جگہ بولتے ہیں۔

۱۰۔ نون تاکید، جیسے اضْرِبْ بَنًی۔ اضْرِبْ بَنًی

۱۱۔ لام مفتوحہ، تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَزِيدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۱۲۔ حروف زیادت آٹھ ہیں؛ اِنْ۔ اَنْ۔ مَا۔ لَا۔ مِنْ۔ کَانَ۔ بَا۔ لَا۔

مثالیں

مَا اِنْ نَزِيدٌ قَائِمٌ۔ فَلَمَّا اِنْ جَاءَ الْبَشِيرُ۔ اِذَا مَا تَخْرُجُ أَخْرُجْ۔

مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرُو. مَا جَاءَنِي مِنْ أَحَدٍ. لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
مَا زَيْدٌ بِقَاتِلٍ رَدِفَ لَكُمُ.

۱۳۔ حروف شرط، امّا۔ لَوْ ہیں۔

امّا تفسیر کے واسطے آتا ہے، اور فاس کے جواب میں لانا ضروری ہے۔
كَقَوْلِهِ تَعَالَى، فَبَيْنَهُمْ شِقَايُ وَسَعِيدُ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فَبَيْنَ السَّائِرِ
وَأَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فَبَيْنَ الْجَنَّةِ۔

لَوْ دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے، پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے جیسے،
قرآن مجید میں ہے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلُ اللَّهِ لَفَسَدَتَا۔ اگر آسمان وزمین
میں کئی خدا ماسوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے (مگر چونکہ کئی خدا نہیں
اس لئے تباہ نہیں ہوئے)۔

۱۴۔ لَوْ لَا: یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے۔ پہلی بات ہونے کے سبب سے، جیسے
لَوْ لَا تَزِيدُ لَهْلَاكَ عَمْرُو۔ اگر زید نہ ہوتا۔ تو عمرو ہلاک ہو جاتا (مگر زید تھا اس لئے
عمرو ہلاک نہیں ہوا)۔

۱۵۔ مَا بِمَعْنَى مَا دَامَ۔ جیسے أَقُومُ مَا جَلَسَ الْأَمِيرُ۔ میں کھڑا رہوں گا
جب تک امیر بیٹھے۔

۱۶۔ حروف عطف، و، اَوْ، فَا، ثُمَّ، حَتَّى، اِمَّا، اَوْ، اَمْ،
لَا، بَلْ، لَكِنَّ۔

تَمَامُ شَدِّ

XXXXXXXXXXXX

شَدِیْ کُتُبُ خَانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی